Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر عجیب بات یہ ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کا حلیہ اٰدم کا حسن ما انت راءی من ادم الرجال حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۴ میں آیا ہے۔ کہ اس کا رنگ گندمی ہوگا اور اسی طرح مہدی کا حلیہ نعیم بن حماد میں اٰدم ضرب من الرجال آیا ہے۔ کہ اس کا رنگ گندمی ہوگا۔

پھر حدیث میں ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ جب سورہ جمعہ اُتری تو ﷺ نے اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے متعلق پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ تو سلمان فارسی پر حضورؐ نے اپنا ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال او رجل من ھٰؤلاء (مسلم) کہ اگر ایمان ثریا تک بھی پہنچ گیا ہوگا۔ تو ان میں سے ایک آدمی یا بہت سے آدمی ایمان کو وہاں سے اُتار کر لوگوں کے دلوں میں ڈالدینگے۔ پس اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم میں مسیح موعودؑ کی جماعت کا ذکر ہے جن کے امام کو فارسی النسل بتایا ہے۔ اور حضرت مرزا غلام احمدؐ مسیح موعودؑ ہی وہ فارسی النسل ہیں۔ جیسے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ ”مؤلف (براہین احمدیہ) قریشی نہیں فارسی الاصل ہے“ اشاعۃ السنّہ جلد ۷ صفحہ ۱۹۳۔

پھر اسی طرح آنیوالے مہدی یا مسیح موعودؑ کی صفت حارث حراث آئی ہے کہ وہ بہت بڑا زمیندار ہوگا۔ اور طبقات ابن سعد میں سلمان فارسی کو بھی حارث ہی لکھا ہے۔ پس ابوداؤد کی حدیث حارث وحراث والی اور مندرجہ بالا احادیث مسیح موعود کے فارسی الاصل ہونے کی پیشگوئی آپسمیں ملتی ہیں۔

کیا اس آنیوالے کو ماننا ضروری ہے؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے کے متعلق فرمایا ہے۔ وجب علےٰ کل مؤمن نصرہ او قال اجابتہ (ابوداؤد) کہ ہر ایک مومن پر اس کی مدد کرنا اور اس کی باتوں کو ماننا واجب ہے۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ من ادرک منکم عیسیٰ ابن مریمؑ فلیقراءہ منی السلام (رواہ الحاکم) کہ جو شخص حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کو پائے تو میری طرف سے اُسے سلام کہے۔

(ابن ماجہ)
پھر فاذا رئیتموہ فبایعوہ ولو حبواً علے الثلج فانہ خلیفۃ اللہ المھدی کذا ذکرہ السیوطی وفی الزوائد ھذا اسناد صحیح رجالہ ثقات و رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۲ میں لکھا ہے :-

"دپسترے آید خلیفۂ خدا مہدی چوں بشنوید بیائید او را و بیعت کنید اگر رفتن او فتد بدو دست و شکم بر برف"

یعنی مہدی کا آنا جب سُنو تو اس کی طرف دَوڑکر آؤ۔ اور اس کی بیعت کرو اگرچہ برف پر پیٹ کے بل چلکر پُہنچنا پڑے۔

مذکورہ بالا تمام امور سے بیّن واضح ہے کہ مہدی اور مسیح موعودؑ اور نہ کلنگی اوتار کی پیشگوئی پہلی کتابوں میں اسی زمانہ میں آنیکی موجود تھی۔ اور اسکے نشانات وغیرہ جو بتائے گئے تھے وہ سب پورے ہوگئے۔ اور وہ آنیوالا آگیا۔ اور مسیح ناصری کے قول کے مطابق کہ:-

"اور جس طرح نوحؑ کے وقت میں ہوا ابن آدم کا آنا بھی اسی طرح سے ہوگا۔ جس طرح وے ان روزوں میں طوفان سے پیشتر جس دن تک کہ نوحؑ کشتی پر چڑھا۔ کھاتے اور پیتے تھے۔ اور بیاہ کرتے تھے اور بیاہ کر دیتے تھے اور جبتک کہ طوفان آیا اور انہیں لے لیا۔ معلوم نہ کرتے ابن آدم کا آنا بھی اسی طرح سے ہوگا" متی ۲۴ ۳۷ تا ۴۰

پھر آیت ۴۲ تا ۴۴ میں لکھا ہے :-

"اسلئے جاگتے رہو۔ کہ تم نہیں جانتے تمہارا خداوند کس گھڑی آویگا۔ پر یہ سمجھو کہ اگر صاحب خانہ جانتا کہ چور کس پہر آویگا۔ تو وہ جاگتا رہتا۔ اور اپنے گھر میں سینہ دھ دینے نہ دیتا۔ اس لئے تم بھی تیار رہو۔ کہ جسوقت تمہیں گمان نہ ہوگا۔ ابن آدم آویگا"

ہاں وہ آنیوالا افکلما جاءکم رسول بما لا تھوٰی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون کے مطابق آیا اور تمہاری نفسانی خواہشات۔ کہ آسمان سے آئیگا اور تمام دنیا کو تہ تیغ کریگا۔ کے خلاف آیا۔ لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ کیونکہ ہمیشہ رسولوں کے آنے پر تکذیب ہوتی رہی ہے۔ اور ہمیشہ ان پر کفر کے فتوے لگتے رہے جیساکہ موجودہ زمانہ میں مسیح موعود مہدیٔ معہود کرشن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں نادانوں نے کفر بکا خدا ان کو ہدایت دے اور راہِ راست پر لائے ✦ خاکسار۔

جلال الدین شمس مولوی فاضل (مضمون نگار)

مباحثہ بمبئی۔ ختم نبوت پر بحث مابین سید محمد اسحٰق صاحب و حکیم محمد حسین صاحب تاجر مرہم عیسیٰ ۶/
مباحثہ سرگودھ۔ صداقت مسیح موعودؑ و نبوت بعد آنحضرت صلعم پر بحث مابین سید محمد اسحٰق صاحب و مولوی ثناء اللہ صاحب ۶/
التشریح الصحیح۔ حدیث نزول مسیحؑ پر سیر کن بحث ۶/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تتمہ | مولوی جلال الدین صاحب شمس کا مضمون اپنے موضوع میں کسی تتمہ یا تذییل یا ضمیمہ کا محتاج نہیں لیکن گنجائش نکل آنیکی وجہ سے چند سطور لکھتا ہوں۔ قرآن مجید و احادیث صحیحہ و دیگر روایات اہل مذاہب کے دیکھنے سے صاف کھل جاتا ہے کہ یہی زمانہ ظہور مہدی موعود و نزول مسیح موعودؑ کا ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیت یدبّر الامر من السّماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ ممّا تعدّون میں بتایا کہ ہر ہزار سال پر دینی انتظام ہوا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تین سو سال خیر القرون کے جمع کرکے ۱۳۰۰ برس کے بعد بعثت مجدد اعظم ضروری تھی۔ (۲) لیلۃ القدر ہزار مہینے کے بعد بتائی جسمیں کلام اور فرشتے نازل ہوتے ہیں لیلۃ القدر خیر من الف شہر تنزّل الملٰئکۃ والروح فیھا۔ اس حساب سے بھی چودھویں صدی خالی نہیں جانی چاہیئے۔ (۳) ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلّہ میں بھی یہ اشارہ تھا کہ چودھویں صدی میں نصرت الٰہی نازل ہوگی اور پھر وہی زمانہ عود کریگا جو پہلی بعثت نبوی کے وقت تھا (۴) قرآن مجید میں جو قصص ہیں وہ دراصل نبی کریمؐ کے زمانے میں ہونے والے واقعات کی پیشگوئیاں ہیں۔ ذوالقرنین کے بیان میں بتایا کہ جب دو صدیوں کے سر جمع ہونگے تو ایک اُمّت محمدیہ کا ذوالقرنین پیدا ہوگا۔ جو یاجوج ماجوج کے حملوں سے اپنے ماننے والوں کو بچائیگا چنانچہ ۱۳۰۰ کے ساتھ ہی کُل مروّجہ سنین کے سر جمع ہوتے ہیں۔ (۵) وانا علیٰ ذھاب بہ لقادرون میں آسمان روحانیت کے پانی قرآن مجید کے اُٹھائے جانے کا اشارہ تھا جو ۱۲۷۴ھ میں ہوا۔ اور ۱۳۰۱ھ میں پھر اسپر ایمان تازہ اور عملدرآمد شروع ہوا (۶) لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم میں بتایا کہ جیسے حضرت موسیٰ ۲۴۸۸ھ ہبوط آدم میں پیدا ہوئے اور ۳۷۶۰ھ ہبوط آدم میں مسیح آئے یعنی ۱۲۷۲ سال بعد اسی طرح مسیح محمدی مثیل موسیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں میں آئیگا۔ ایک لطیفہ لیستخلفنّھم میں یہ ہے کہ اسکے اعداد ۱۳۰۵ ہیں یعنی وہ سن جب تمام خلفاء اُمّت محمّدیہ و موسویہ کے کمالات کا جامع آئیگا۔ (۷) مکاشفات یوحنا ۱۲/۱ میں ہے ایک عورت سورج اوڑھے ہوئے چاند اسکے پاؤں تلے اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج اور وہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک چھوڑی گئی۔ یہ اسلام کی حالت ہے سورج نبی کریمؐ بارہ ستارے بارہ مجدد اور چاند مسیح موعودؑ اور ۱۲۶۰ ہجری پیدائش مسیح موعودؑ کا سال (ب) شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی ۱۲۶۸ھ ہجری بتاتے ہیں (۸) حدیث الغاشیہ میں ۱۳۰۷ھ سن ظہور مہدی بتایا ہے (۹) حافظ برخوردار لکھتے ہیں: "پچھے ہک ہزار دے گذرن تن سو سال عیسیٰ ظاہر ہوسیا کرسی عدل کمال۔" (۱۰) روزنامہ وکیل مورخہ ۵ اپریل ۱۹۲۲ء میں مقتداء یہود واخام ہاشمی نام کا بیان بحوالہ اخبار وقت چھپا ہے قرآن مجید میں اسکے متعلق بہت سی آیات موجود ہیں منجملہ انکے ایک آیت انا فتحنا لک فتحا مبینا بھی ہے جو ایک کھلا ہوا معجزہ اور فتح مبین اور نصرت کا اظہار کرتی ہے جمل کے قاعدہ سے اس آیت کے پانچوں کلموں کے اعداد جمع کرنے سے ۱۳۴۳ ہوتے ہیں مطلب یہ کہ ہم

ہم چودھویں صدی کے مسلمانوں کو فتح و نصرت نصیب ہوکر تمام عالم میں ظاہر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذات باری تعالیٰ

خلاصہ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ؑ

برجلسہ سالانہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

(نمبر ۳)

سوال | خدا تعالیٰ اگر ہادی ہے تو اس کی ہدایت ایسی ہونی چاہیئے تھی۔ کہ اگر کوئی شراب پینے لگتا۔ تو اس کو وہیں روک دیتا؟

جواب | اصل وجہ یہ ہے۔ کہ یہ غرض انسان کے پیدا کرنے کی نہیں۔ کیونکہ اسے پیدا اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ تا خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اور انعام پاوے۔ اگر خدا اُسے قدرت دیکر اختیار نہ دیتا۔ تو وہ جزا سزا کا مستحق نہ ہوتا۔

اگر کہو کہ تعلیم آسان چاہیئے تھی۔ تو اس سے آسان کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ تعلیمیں دی ہیں جن میں ہمارا دنیاوی فائدہ تھا۔ صرف نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ چند ہی باتیں ایسی ہیں جن میں بظاہر انسان کو نفع معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ وہ بھی بالواسطہ ہمارے ہی فائدہ کے لئے ہیں جیسے فرمایا ان الصّلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ تو انسان فحشاء اور منکر سے بچ کر کئی دنیاوی جھگڑوں لڑائیوں سے رہائی پا سکتا ہے۔

سوال | کیا خدا تعالیٰ کی بعض صفات بعض صفات سے افضل ہوتی ہیں؟

جواب | افضل نہیں کہہ سکتے۔ اتنی بات ہے۔ کہ وہ اپنے اندر ایک نظام رکھتی ہیں۔ ایک دوسرے سے وسیع ہوتی ہیں جیسے فرمایا رحمتی وسعت کل شیءٍ۔

سوال | پھر صفاتِ متضاد کا کیا عمل ہے۔ ایک ہی وقت میں خدا تعالیٰ ممیت بھی ہے اور محیی بھی۔

جواب | ایک ہستی میں دو وجودوں کا پایا جانا تضاد نہیں۔ بلکہ تضاد اسے کہتے ہیں کہ اگر ایک چیز آ جائے تو دوسری نہ پائی جاوے۔ پھر انسان کے اندر بھی ایسی صفات ہیں۔ رحم دل بھی ہوتا ہے۔ غضب والا بھی۔ سزا بھی دیتا ہے۔ اور جزا بھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعتراض یہ باتیں تم خدا تعالیٰ میں تو ایک ہی وقت میں مانتے ہو۔ ایک ہی وقت میں ایک کے گھر لڑکا پیدا ہو رہا ہے اور دوسرے کے گھر موت ؟

جواب محدود میں دو چیزیں ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ لیکن غیر محدود کے لئے یہ نہیں ہے۔ اس طرح اگر خدا تعالیٰ کو انسان پر قیاس کرنے لگیں تو اُسے علیم کُل نہیں ہونا چاہیئے اور دو باتوں کا علم بھی اُسے ایک ہی وقت میں نہیں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ علیم کُل ہونا اسکا تم مانتے ہو

سوال یہ صفات مثلاً رحمانیت اور رحیمیت وغیرہ یہ کس طرح کام کرتی ہیں ؟

جواب خدا تعالیٰ کے اندر ایک اور صفت ہے۔ کہ وہ بعض اصولوں کے مطابق بعض صفات کو جاری کرتی ہے۔ اور بعض کو بند۔ یہ صفت قرآن مجید میں بطور نام کے بیان نہیں ہوئی لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں نام کے طور سے بیان ہوئی ہے۔ جیسے قرآن مجید میں فھو یشفین آیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شافی فرمایا ہے۔ لیکن یُضلّ بہ کثیرا سے نام نہیں دیا۔ نبی کا کام ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ سے علم پاکر نام بیان کر دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے۔ کہ بعض انبیاء ان غوامض اور اسرار کو بیان کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ان غوامض سے ایک یہ بات ہے۔ کہ ایک صفت نام کے طور پر خدا تعالیٰ نے الہاماً بتائی ہے اور وہ ربنا عاج ہے۔ اور دوسری صفت جو قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔ کہ میں بعض صفات کو جاری کرتا ہوں اور بعض کو بند۔ اسکو فعل میں بتایا گیا ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے۔ انی مع الرسول اقوم افطر و اصوم۔ جیسے بندہ کے لئے خدا تعالیٰ کی صفت کو جملہ سے فعل میں لانا جائز نہیں ویسے ہی فعل سے اسم بنانا بھی صحیح نہیں ؎

الہام افطر و اصوم کا مطلب اس الہام میں یہ بتایا ہے۔ کہ میں ایک ایسے وقت میں پہنچتا ہوں کہ اس میں میں اپنی صفات کو چھوڑتا ہوں۔ اور وہ کام کرتا ہوں۔ اور ایک وقت بھی آتا ہے۔ کہ میں اپنی صفات کو بند کرتا ہوں اور رکتا ہوں۔ اس سے ایک دائرہ صفات کا معلوم ہونے لگیگا۔ کہ بعض صفات بعض اوقات میں بعض حالات اپنا ظہور نہیں کرتیں۔ اور بعض میں کرتی ہیں ؎

اعتراض یہ کیوں نہیں کہ دیا۔ کہ میں رکتا بھی ہوں اور کھولتا بھی ہوں ؟

جواب خدا تعالیٰ کے الفاظ میں کئی معانی ہوتے ہیں۔ افطار اور صوم کے لفظ میں تین موٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موٹی باتیں نظر آتی ہیں :-

(۱) اس میں روزہ اور افطار کے ساتھ مشابہت ہیں ایک یہ فائدہ ہے۔ کہ جس طرح روزہ دار باوجود روٹی وغیرہ کے مالک ہونے کے رکتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اپنی مرضی سے رکتا ہے نہ چیز کے ملنے کی وجہ سے اسی طرح افطار ہے وہ بھی حسب منشاء کرتا ہے۔

(۲) دوسری بات بعض وجہ انسان اندرونی تکان کی وجہ سے رکا کرتا ہے لیکن روزہ دار اسلئے روٹی سے نہیں رکتا کہ اس کا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ یا اُسے کھانے کے لئے نہیں ملتا۔ یا اس میں کوئی نئی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ اپنی مرضی کے موافق روٹی سے رکتا ہے۔ پس اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنی مرضی سے رُکتا ہے۔

(۳) جس طرح روزہ روشنی سے شروع ہوتا ہے۔ اور اندھیرے تک ہے۔ یہ الہام بھی دشمنوں کی سزا دینے کے موقع پر ہوا۔ فرمایا۔ کہ جب نور آتا ہے تو میں عذاب کی صفات کو روک لیتا ہوں۔ لیکن جب دنیا میں اندھیرا اور ظلمت چھا جاتے ہیں۔ تو میں انکو چھوڑ دیتا ہوں۔

پھر اسی طرح بعض صفات ایسی ہیں۔ جو خلق نہ ہونے کے وقت جاری ہوتی ہیں اور بعض مخلوق ہونیکے بعد۔ جسے خدا تعالیٰ اب مادہ سے پیدا کرتا ہے۔ اسواسطے کہ عدم سے پیدا کرنیکی صفات روک دی ہیں۔

سوال صفات کا دائرہ کیا ہے اور کس طرح خدا تعالیٰ کی صفات جاری ہوتی ہیں؟

جواب بندوں کے ساتھ جن صفات کا تعلق ہے۔ ان میں سے ایک رحمت ہے۔ جس نے احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور تمام صفات پر غالب ہے۔ یہانتک کہ علم پر بھی رحمت شامل ہے۔ کیونکہ مبشرات بہ نسبت منذرات کے کم ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر منذرات خوابوں کو شیطانی قرار دیا ہے۔

رحمت کرنیکے طریق ایک تو رحمت اس طرح ہوتی ہے کہ انسان گناہ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ معاف کر دیتا ہے۔ پھر سزا کی صفات میں بھی رحمت ہے وہ اس طرح کہ ہر گناہ پر سزا نہیں دیتا شدید العقاب ہے۔ مگر سزا دینا چاہتا ہے تو سزا کم کر دیتا ہے۔ اور پھر سزا کو بند بھی کر دیتا ہے جیسے دوزخ کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کہ آخر ایک دن دوزخ خالی ہو جائیگی اور اس میں کوئی نہیں رہیگا۔ پس رحمت نے دوزخ سے سب کو نکال دیا۔

چوتھے وہ رحمت ہمیشہ گناہوں سے بچنے کے اسباب پیدا کرتی رہتی ہے کبھی نبی آتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں کبھی اولیاء وغیرہ ؎

رحمت کے سوا صفات کا دائرہ

باقی صفات کا جو بندوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ایک دائرہ ہے۔ جب ان میں سے ایک صفت جاری کی جائے۔ تو یہ نہیں ہوتا کہ باقی صفات بند ہو جائینگی۔ مثلاً ایک نبی کے دشمن پر صفت ممیت جاری ہوتی ہے تو اس پر ستاری کی صفت بھی چل رہی ہے۔ کیونکہ لوگوں کو انکے گناہ نہیں بتلائے جاتے۔ پھر جبار ہونیکی صفت بھی جاری ہے کیونکہ سزا دیکر اس کی اصلاح کی جارہی ہے۔ پھر رزق اور احیاء کی بھی صفت جاری ہے۔ اس دائرہ میں بھی وَسِعَتْ رَحْمَتِیْ کا حکم چل رہا ہے۔ کیونکہ کبھی کوئی پاگل بنایا جاتا ہے تو پاگل نہ بنانا بھی رحمت ہے۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ نے ایک قانون بنادیا ہے اس کے ماتحت یہ صفات جارہی ہیں ؎

صفات کا اثر اور کام کس طرح ہوتا ہے

صفات کی دو رفتاریں ہیں اور دو طرح کام کرتی ہیں۔

ایک تو ان کا اثر ہر وقت ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ صفت احدیت کے مقابلے میں ہوں۔

دوسرا ان کا اثر بلانے کے وقت ہوتا ہے۔ یوں نہیں آتیں۔

بلانا دو قسم کا ہے۔

(۱) قانون قدرت کی رو سے

(۲) بذریعہ دعا

مثالیں

مثلاً رزق خدا تعالیٰ ایک رنگ میں ہر وقت دیتا ہے کیونکہ خون انسان میں نہ رہے اور دل کو نہ پہنچتا رہے۔ تو وہ جھٹ پٹ مر جائے۔ ستاری کی صفت۔ ہر وقت کام کر رہی ہے۔ کیونکہ دماغ میں قسم قسم کے خیال آتے رہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ستاری کرتا ہے کسی کو خبر نہیں ہونے دیتا۔ اگر ستاری نہ ہوتی تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ اسی طرح صفت غفار ہے۔ ہر وقت دنیا میں شرعی اور جسمانی گناہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بخشتا ہے اور ہر ذرہ میں جو کوتاہی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی حفاظت اور اصلاح کرتا ہے۔ مثلاً ہمارے اندر بیماریوں کے جرم ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اندر ہی اندر ایسے جرم پیدا کرتا ہے۔ جو بیماری کے اجرام کو کھا جاتے ہیں۔ اسی طرح صفت سمیع ہے ہر ایک ذرہ اپنی بقا کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور التجا کر رہا ہے اور وہ اس کی سنتا ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرا طریق یہ ہے کہ بندہ نوکری کرتا ہے یا کوئی اور محنت کا کام تو خدا تعالیٰ اُسے رزق دیتا ہے۔ یعنی قانون قدرت کو استعمال کر کے صفت رازق کو اپنے اوپر جاری کرواتا ہے۔ اسی طرح ایک انسان خفیہ چوری کرتا ہے۔ تو ستاری کی صفت اسپر جاری ہوتی ہے۔ اسی طرح صفت غفاری کہ خود اسکی غلطیاں معاف کردیتا ہے۔

تیسرا طریق دعا ہے۔ انسان نے ایک بُرائی کا ارتکاب کیا لوگوں کو بھی معلوم ہوگیا۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑایا تو خدا تعالیٰ نے کوئی ایسی بات نکالدی کہ اسپر ستاری ہوگئی ؛

سوال کیا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہوسکتا ہے ؟

جواب شریعت جواب دیتی ہے کہ ہوسکتا ہے اور وہ اس طرح کہ تخلّقوا باخلاق اللہ۔ اور ان اللہ وِتر یحب الوتر۔ کہ خدا جیسا بننے کی کوشش کی جائے۔ اسی طرح فرمایا ان اللہ جمیل یحب الجمال پس خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر لینے سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے ننانوے نام یاد کرلے وہ جنّت میں جائیگا۔ یاد کے معنی ہیں ضائع نہ کرنا۔ جب سبحان کہے تو سبحان بنجائے۔ جب غفور کہے تو غفور بنے اور جب رزاق زبان پر لائے تو رزاق بنجائے۔ حفظ کے معنی اپنے اندر محفوظ کرلے۔ جب ننانوے نام اپنے اندر محفوظ کرلیگا۔ تو یہ جنّت میں نہیں جائیگا تو کہاں جائیگا۔ اب شک و شبہات سے نکل کر ایک نئے عالم میں آجائیگا۔ اور اب اسکے دل میں خیال پیدا ہوگا۔ اور صفات کو ملاحظہ کرنے سے اسکے دل میں اُمنگیں پیدا ہونگی کہ میں اسکو دیکھوں ؛

سوال کیا رؤیت باری ہوسکتی ہے ؟

رؤیت کے متعلق لوگوں کا خیال بعض کا خیال ہے۔ کہ رؤیت باری بالکل ناممکن ہے کیونکہ بندہ مادی ہے اور وہ غیر مادی۔ نہ اس جہان میں رؤیت ممکن ہے نہ دوسرے جہان میں پھر وہ کہتے ہیں کہ خواب میں دیکھنا بھی ناممکن ہے۔ اور اگر کوئی خواب میں دیکھے تو وہ شیطان ہوتا ہے خدا نہیں۔

(۲) بعض کہتے ہیں کہ آخرت میں دیکھ سکتے ہیں اِس جہان میں نہیں۔

(۳) تیسرے۔ بعض کہتے ہیں کہ دونو جہانوں میں رؤیت باری ممکن ہے۔

ناممکن قرار دینے والوں کا جواب اگر انکی رؤیت سے مراد خدا تعالیٰ کی ذات کی واقفیت ہے تو بے شک ناممکن ہے کیونکہ وہ لامحدود ہے۔ اور اگر کہو کہ اس سے مراد صورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھنا ہے۔ تو اس کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور اگر رؤیت سے مراد یہ ہے کہ تنزل اختیار کرکے اسکی صفات جلوہ گر ہوں تو یہ ممکن ہے۔ مثلاً علم کے تشکل اختیار کرنے میں کوئی بعید بات نہیں ہے پھر موٹی بات ہے کہ ہم کلام اللہ پڑھ جاتے ہیں وہ لفظ تو غائب ہوجاتے ہیں۔ لیکن ایک بات دل میں پیدا ہوجاتی ہے۔

جو اس جہان میں رؤیت ناممکن کہتے ہیں انکی دلیل اس جہان میں عدم رؤیت پر یہ دلیل پیش کرتے ہیں ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلّمہ ربہ قال ربّ ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترٰنی فلمّا تجلّیٰ ربّہ للجبل جعلہ دکّا وخرّ موسیٰ صعقا فلمّا افاق قال تبت الیک وانا اوّل المؤمنین (اعراف ع) حضرت موسیٰؑ نے رؤیت کی درخواست کی اور جواب میں لن ترانی کہا گیا کہ تم مجھ کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ پہاڑ کی طرف دیکھو اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھیر گیا تو پھر دیکھ لوگے۔ لیکن تجلّی کے وقت پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس جہاں میں رؤیت ناممکن ہے۔

پہلا جواب لن ترانی کہا ہے جسکے معنی استقبال کے ہیں۔ کہ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھیگا اس سے تو لازم آئیگا کہ قیامت میں بھی رؤیت نہیں ہوگی۔ حالانکہ اسے تم ممکن مانتے ہو۔ پس تمہیں کوئی توجیہ کرنی پڑیگی اسلئے ہم بھی اسکی توجیہ کرسکتے ہیں ٭

دوسرا جواب اگر کہو کہ اس عظیم الشان نبی کو سوال سے پہلے رؤیت باری کے ہونے یا نہ ہونے کا پتہ نہیں تھا۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ یہ تو پہلے دعویٰ کے دن ہی پتہ لگ گیا تھا۔ اور رؤیت باری بھی ہوگئی تھی۔ جیسے فرمایا:۔ وھل اتٰک حدیث موسیٰ اذ رای نارًا فقال لاھلہ امکثوا انّی اٰنست نارًا لعلّی اٰتیکم منھا بقبس او اجد علی النار ھدًی۔ فلما اتٰھا نودی یاموسیٰ انّی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوًی۔ وانا اخترتک فاستمع لما یوحی (طٰہٰ ع)

یہاں پر حضرت موسیٰؑ نے ایک آگ دیکھی ہے۔ یہ خاص قسم کی آگ ہے۔ اور یہ جلوۂ الٰہی تھا جو اہل کو نظر نہیں آتا تھا۔ ذکر نار کا کیا ہے اسلئے قبس وغیرہ اسکے تلازمات بیان کئے ہیں۔ لیکن آپکو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ یہ جلوۂ نبوّت ہے تو تمہارے لئے بھی لاؤنگا۔ اور اگر جلوۂ ولایت ہے۔ تو میں خود ہی ہدایت پاؤنگا۔ جب گئے تو وہاں خدا تعالیٰ کا جلوہ نظر آیا اور فرمایا:۔ کہ انی انا ربک کہ میں تیرا رب ہوں۔ پس جب حضرت موسیٰؑ کو رؤیت باری ہوچکی تھی تو پھر رؤیت کی کیوں خواہش کی۔

میرے خیال میں حضرت موسیٰؑ کو طور پر جب آنحضرت صلعم کے لئے پیشگوئی دی گئی۔ تو آپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس مقام محمدیت کو دیکھنے کی خواہش کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس مقام کو نہیں دیکھ سکتے اور اس جلوہ الٰہی کو دیکھنے کی برداشت نہیں رکھتے۔ لیکن ہم آپکے اصرار کرنے پر پہاڑ پر وہ جلوہ ظاہر کرتے ہیں اگر وہ پہاڑ ٹھیرا رہا تو تم دیکھ لوگے آخر جب خدا تعالیٰ نے جلوہ ظاہر کیا تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰؑ غش کھا کر گر گئے۔ یہ غش آنیکی وجہ ہی یہی تھی۔ کہ وہ رؤیت انکی طاقت سے بالا تھی۔ اگر کوئی کہے کہ آیت میں کہاں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا جلوہ حضرت موسیٰؑ کیلئے ظاہر ہوا۔ وہ تو پہاڑ پر ہوا ہے اور وہی برداشت کر سکتا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے جب پہاڑ برداشت کر سکتا ہے تو انسان کیوں نہیں برداشت کر سکتا۔ اگر کہو پہاڑ کے ذرات کے اندر تجلّی ہوئی تھی تو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ حضرت موسیٰؑ کیسے بیہوش ہو گئے۔ اور اگر واقعی کوئی جلوہ نہیں ہوا تھا تو ایمان کس پر لائے تھے کیا جلوہ نہ ہونے پر۔ یہ تو کوئی ایمان نہیں۔ پس حضرت موسیٰؑ کا انا اول المؤمنین کہنا بتاتا ہے کہ جلوہ ہوا ہے۔ اور وہ اسپر ایمان لائے ہیں۔ اسی واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعهما الا اتباعی کہ اگر حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو انکو میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

تبت الیک کے کیا معنی ہیں تبت الیک میں توبہ کے معنی گناہ سے معافی کے نہیں ہیں۔ کیونکہ اگر سوال کو گناہ قرار دو تو یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ پھر سوال کے مطابق جلوہ دکھاتا۔ پس خدا تعالےٰ کا جلوہ دکھا دینا بتاتا ہے کہ یہ سوال گناہ نہیں تھا۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ اے خدا میں تیری قدوسیت اور تیرے مراتب کو دیکھ کر تیری طرف جھکتا ہوں۔

سوال حدیث میں آتا ہے لن یریٰ احد ربکم حتی یموت پس اس جہان میں رؤیت نہیں ہو سکتی؟

جواب قیامت میں ہوگی رؤیت اس جہان میں نہیں ہو سکتی۔ حدیث میں قیامت والی رؤیت کی نفی کی گئی ہے۔

پھر اسی طرح پوچھا گیا ھل یریٰ ربہٗ فقال نورانی اراہ تو اس سے مراد یہی ہے کہ سائل نے ذات کے متعلق سوال کیا تھا اسی کے مطابق جواب دیا گیا۔

قیامت میں رؤیت باری قیامت میں رؤیت ہو سکتی ہے۔ بہت سی احادیث اسکے متعلق آئی ہیں۔ البتہ تجلّیات میں فرق ہو سکتا ہے۔ یہاں اور قسم کی تجلّی ہے وہاں اور قسم کی۔ اسی طرح حدیث میں آیا ہے:۔ خیر الرؤیا ان یریٰ ربہ فی المنام او یریٰ ابویہ۔ جب اور لوگ خداتعالےٰ کو دیکھ سکتے تو آنحضرت صلعم کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح معبرین لکھتے ہیں کہ خدا کو خواب میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھنا جنت میں جاتا ہے پس صلحاء کی خوابیں بتاتی ہیں کہ رؤیت باری ہو سکتی ہے ؛

رؤیت کے مدارج رؤیت ایک چیز نہیں ہے بلکہ اسکے کئی مدارج ہیں۔ حتّٰی کہ ایک ادنیٰ قسم کی رؤیت ہوتی ہے جو غیر مومن کو بھی ہو جاتی ہے لیکن کافر کو کوئی رؤیت نصیب نہیں ہوتی۔ رؤیت کے مدارج کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتے پھر رؤیت کی دو قسمیں ہیں۔ رؤیت ذاتی۔ رؤیت صفاتی۔ خدا تعالیٰ کی رؤیت صفاتی ہے ذاتی ناممکن ہے۔ اسلئے مختلف صفات ہی دنیا میں جلوہ گر ہوتی ہیں اور وہ اس شخص کے مطابق۔ جو دیکھنے والا ہے ظہور فرما ہوتی ہیں خدا تعالیٰ کی صفات کی رؤیت انسان کو اپنے اندر صفات کے جذبہ کو لینے سے ہوتی ہے۔ اور جسقدر خدا تعالیٰ کو تنزل میں ظہور کرنا پڑیگا انتہائی مادیات کا دخل ہوگا۔ اور رؤیت ادنیٰ ہوگی۔ اور جتنا انسان اپنے اندر الٰہی صفات پیدا کریگا اور اوپر بلند ہوتا جائیگا۔ اسیقدر اسکی رؤیت اعلیٰ ہوگی ؛

آریوں کے ابدی حیات پر اعتراض کا جواب آریوں نے ابدی حیات پر اعتراض کیا ہے۔ لیکن انہیں معلوم نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفت احدیت نے تقاضا کیا کہ بندہ کو ہمیشہ کے لئے زندگی دے اور بتائی کہ اگرچہ انسان ابدالآباد رہے لیکن وہ علیم نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ ملأ الاعلیٰ یتلونہ کما تتلونہ کہ ملأ اعلیٰ بھی تجسس کر رہے ہیں۔ جیسے کہ تم۔ پس رؤیت کے مدارج لا انتہاء ہیں یہانتک کہ یہ ابدی حیات میں بھی ختم نہیں ہونگے۔ اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ صفات جس طرح لا محدود ہیں اسی طرح ہماری ترقی بھی کہیں ختم نہیں ہوگی اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو غیر محدود کان ملجائے اور کبھی ختم نہ ہو ؛

رؤیت باری کے موٹے موٹے مدارج پہلا درجہ جسمیں منافق بھی شامل ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ قیامت کے دن جب خدا تعالیٰ سب کو ایک جگہ اکٹھا کریگا۔ تو صاحب صلیب کے لئے صلیب اور بتوں کے پجاریوں کے لئے بت اور آگ کے پجاریوں کیلئے آگ کو متمثل کر کے لایا جائیگا۔ پھر خدا تعالیٰ انکی طرف متوجہ ہوگا اور کہیگا کہ انکے پرستار انکے پیچھے چلیں تو جو شخص جسکی عبادت کرتا تھا اسکے پیچھے چلیگا اور مسلمان باقی رہ جائینگے تو پھر خدا تعالیٰ انپر متوجہ ہوگا اور کہیگا کیوں تم لوگوں کے پیچھے نہیں چلتے تو وہ کہینگے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا اللہ ہمارا رب ہے۔ وھذا مکاننا حتّٰی نری ربنا اور ہم نہیں ٹھہرینگے یہانتک کہ ہم خدا تعالیٰ کو دیکھ لیں پھر چھپ جائیگا اور پھر انپر تجلی کریگا۔ اور اپنے آپکو پہچنوائیگا تو مسلمان کھڑے ہونگے۔ اور صراط پر گذرینگے۔ اور اہل نار منافق وغیرہ رہ جائینگے۔ اور دوزخ میں ڈالے جائینگے (ترمذی ابواب صفۃ الجنۃ) یہ تین رؤیتیں ہوگئیں جیسے فرمایا :-

یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارھم ترھقھم ذلۃ وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون (ن ع ۲) پھر جب جنت میں پہنچ جائینگے تو کہا جائیگا۔ کہ خدا نے جو تم سے وعدے کئے تھے وہ پورے ہوگئے ہیں صرف ایک وعدہ ہے۔ تو وہ کہینگے کہ ہمیں تو سب کچھ مل گیا ہے الم یبیّض وجوھنا وینجنا من النار ؟

[illegible] (ترمذی) [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افادات کتاب مجالس المومنین

(مطبوعہ ایران مطبع حاجی ابراہیم باسمچی تبریزی)

کتاب اور اس کے مصنّف کی اہمیّت

کتاب مجالس المومنین جیسے کہ اس کے نام سے ظاہر ہے صدر اسلام سے لیکر سلاطین صفویہ موسویہ ایران تک جو نور جہان بیگم و بادشاہ جہانگیر کے معاصر تھے۔ مشاہیر شیعہ کے حالات پر لکھی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں تقریباً ہر طبقہ و ہر صنف کے قابل ذکر بزرگواروں اور مشہور نامداروں کا تذکرہ موجود ہے۔ یعنی کیا صحابہ کرامؓ و مجتہدان احکام اور کیا راویان احادیث سیدانامؐ اور کیا حکمائے اسلام وعظائے ائمہ کلام و سائر علمائے اعلام وصوفیہ کرامت مقام اور سلاطین صاحب اقتدار و وزرائے مملکت مدار و امرائے عظام و شعرائے فصیح الکلام (برعایت عدد دوازدہ امام کتاب مجالس المومنین کی مجالس بھی بارہ ہیں) مصنف اسکے شیعوں کے فخر المتکلمین جناب قاضی نور اللہ صاحب شوستری ہیں۔ کہتے ہیں کہ عہد نورجہان و جہانگیر میں لاہور کے قاضی تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر کار ایران سے ہندوستان میں چلے آئے ہونگے۔ اور یہاں پر بقول شیعہ کسی متعصب سُنّی نے مخفی طور پر انکو قتل کر دیا۔ اسی واسطے شیعوں میں انکو "شہید ثالث" سے ملقب کیا گیا ہے۔ مزار اُن کا کہتے ہیں آگرہ میں موجود ہے ؛

کتاب کے دیباچہ میں جناب قاضی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کتاب بعد از استجازہ و استمداد و استفاضہ از باطن فیض مواطن حضرت امیر المومنین علیہ و آلہ والسلام مرتب کی گئی ہے اور مُعَنوَن کیا ہے اسکو بنام نامی امام دوازدہم یعنی "حجّت پروردگار و امام روزگار قطب عوالم ہدایت خاتم مقیّدۂ ولایت خلیفۃ الرحمٰن محمد بن الحسن المہدی صلے اللہ علیہ و علیٰ آبائہ المبشرین بخروجہ و ظہورہ" ص۳۰ شیعوں کے لئے اس سے بڑھکر اس کتاب کے مستطاب اور مستند ہونیکا کیا ثبوت ہو سکتا ہے فاضل مصنّف نے اس موقعہ پر یہ بھی تصریح فرما دی ہے کہ یہ کتاب اَلتقیّۃُ دِینی وَ دِینُ آبائی کی بے جا پابندی سے آزاد ہے ص۳ زمانہ تصنیف تقریباً ۹۹۱ھ ہے۔ ص۹

اسقدر معرفی کے بعد اب اصل مدعا کی طرف رجوع کر کے بعض حوالجات مفیدہ اقتباسات عدیدہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں :-

نمبر ۱- جو کچھ اگلی اُمتوں میں ہو چکا ہے۔ ضرور ہے کہ اس اُمّت میں بھی واقع ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب قاضی صاحب حضرت امام غائب کے امتداد غیبت اور طوالت عمر کے امکان میں مسلمات اہل سنت کی بنا پر ارشاد فرماتے ہیں:-

"و استبعاد طول حیات آنحضرت در امتداد ایں مدت ناشی از غایت معاندت است کہ دیدہ بصیرت ارباب مخالفت بہ غشاوۂ عصبیت و حمیت جاہلیت پوشیدہ والا کافہ مخالفان بامتداد حیات بشری در اکثر از مدت ایں غیبت پیش ازاں و بعد ازاں قائل اند مثل مدت حیات حضرت نوح نبی و مدت حیات خضر کہ از زمان حضرت موسیٰ است تا ایں زمان کہ از سال ہجرت ما صلے اللہ علیہ وآلہ نہصد و نود گذشتہ است. زیادہ از دو ہزار سال است و ہمگی معترف بوجود او دریں مدت و غیبت او کہ اطول است از مدت غیبت حضرت صاحب الزمان علیہ افضل الصلوات الرحمٰن و ہمچنین جمع بسیار از پیغمبران کہ در کتب ما و ایشاں مسطور است و در روایات ما و ایشاں مذکور ہرچہ در رفع ایں استبعاد طائفہ مخالف آنجا مے گویند جواب ماست اینجا و ایضاً اتفاق است بر آنکہ حضرت پیغمبر گفتہ کہ یکون فی امتی کل ما یکون فی الامم السابقۃ حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ و بر تقدیر آنکہ اکثر اعمار ایں امت دراز نہ باشد چوں بموجب ایں حدیث مذکور جریان سنت الٰہی تحقیق بعضے از عمرہائے دراز در ایں امت واجب باشد مناسب است کہ حصول آں در اشہر و اشرف اصناف آدمی باشد و ہیچ صنفے مشہور تر و شریف تر از صنف صاحب الزمان نیست پس تواند بود کہ سبب عمر دراز در او جاری باشد" صفحہ ۹

نمبر ۲- اگر مکہ معظمہ پر شیعہ متصرف ہو جائیں تو کیا ہو؟

"ہیچ صاحب شعورے را در ایں تردد ے نیست کہ اگر انشاء اللہ تعالیٰ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً در تحت تصرف اولیائے دولت علیہ شاہیہ صفویہ موسویہ در آید و ساحت آں دیار رفائعض الانوار از لوث وجود نامحمود متغلبان سلاطین رومیہ عثمانیہ پرداختہ آید ہر آئینہ جمیع ارکان مکہ معظمہ از تصرف شیعہ ائمہ اثنا عشریہ خواہد بود و از اہل سنت و جماعت در آنجا کسے ظہور نہ خواہد نمود"

نمبر ۳- شیعوں کا مقام و محراب کعبہ میں مثل ائمہ اربعہ اہلسنت نہیں تو کیا ہوا

ایک معترض کے جواب میں فرماتے ہیں:-

"کہ فرقہ ناجیہ یعنی شیعہ امامیہ ایدہم اللہ بنصرہ تخصیص نماز خود بر کنے مخصوص از ارکان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کعبہ کہ واجب یا مستحب باشد نمیدانند۔ و بنا بریں بہ ہر یک از ارکان او کہ اتفاق افتد توجہ
مے نمائید و در عبادت خود بر مصطفٰے و مرتضٰے علیہما السلام مے افزائید چگونہ تخصیص برکنے مخصوص نمائید
و حال آنکہ بر وجہے کہ سابقاً مذکور شد شرف ولادت مقتدائے ایشان بر وسط کعبہ بجمیع
ارکان آں رسیدہ و پرتو نور وجود باجود او بر در و دیوار ارکان شریف منبسط گردیدہ" صلا

نمبر ۴ - متعلق واقعہ غدیر خم

ا - موقعہ و محل - "صاحب معجم البلدان گفتہ کہ خم نام موضع غدیرے ست۔ کہ واقع است
درمیان مکہ و مدینہ در جحفہ۔ بعضے گفتہ اند سہ میل از جحفہ دور است۔" صلا

ب - تاریخ - "و آں در روز ہجدہم بود از ذی الحجۃ الحرام و باقی ذی الحجۃ و محرم آنحضرتؐ در قید
حیات بودند و در اواخر ماہ صفر بسفر آخرت توجہ فرمودند۔ و گویا شاعرے دراں واقعہ
ہائلہ ایں بیت را انشا کردہ ہرگز گذر ماہ صفر اینقدر نہ بود۔ گویا کہ قسمتے ز محرم گرفتہ است۔"

ج - ابتدائے اظہار فضیلت حضرت امیر المومنین علیہ السلام ولائیت و امامت و وجوب
طاعت او بر کافہ انام :-

"و در طریق اصحاب از عبداللہؓ بن عباسؓ و زیدؓ بن علیؓ زین العابدین علیہ السلام
منقول است کہ بر حال توجہ حضرت رسالتؐ بجانب حج وحی نازل شد باظہار فضائل حضرت
امیر المومنینؑ و ولایت و امامت و وجوب طاعت او بر کافۂ انام پس آنحضرتؐ بواسطۂ
مصلحت وقت و عدم فوریت امر در اظہار آں توقف فرمودہ گفت اے پروردگار اندک
روزگاریست کہ اینقوم از دین جاہلیت برگردیدہ اند و ہنوز در اسلام رسوخ پیدا نکردہ اند۔
مے اندیشم کہ امتثال ایں امر نہ نمائند۔ و اذعان ولایت علی بن ابیطالب نہ کنند کہ اکثر عزیزاں
ایشاں در دست علیؑ کشتہ گردیدہ اند و بنا بریں از و رمیدہ اند آنگاہ آنحضرت متوجہ حج شدند۔
و چوں در وقت مراجعت بغدیر خم رسیدند وحی الٰہی بطریق ایجاب فوری و مشتمل بر غائیت
مبالغہ نازل شد کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی برساں بر وجہ
ایجاب فوری آنچہ سابقاً نازل شدہ بود از امر نصب علی بن ابی طالب و توبہ آں مامور
بودی بطریق امر تخییری غیر فوری و بواسطہ مصلحت وقت تاخیر آں نمودہ بودی ان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ۔ و بعد ازاں خدائے تعالیٰ جہت تسلیۂ و توطین حضرت
رسالت پناہ و عدم مبالات او از قوم فرمود واللہ یعصمک من الناس و بر عاقل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصف کہ بعقل و وجدان خود تہمت نہ کند مخفی نہ خواہد ماند کہ مخاطبہ خدائے تعالیٰ با پیغمبر خود در آخر عمر و ہنگام وداع دنیا بعد از آنکہ تبلیغ اسلام و صلوٰۃ و زکوٰۃ و صوم و حج و جہاد و غیر آں از احکام دین نمودہ بود۔ بقول خود کہ فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ و نزول حضرت پیغمبرؐ در زمانے و مکانے کہ نزول مسافر در آں وقت متعارف نہ بودہ و بالا رفتن او بر منبر مرتب از پالان و گفتن او در حق امیر المؤمنینؑ من کنت مولاہ فعلی مولاہ و دعا کردن او بر وجہے کہ مناسب بشانِ ملوک و خلفاء است نخواہد بود الا جہتہ امر عظیم جلیل القدر مانند نصب او جہتہ امامت و خلافت نہ از برائے مجرد اظہار محبت و نصرت و نظائر آں خصوصاً قول حضرت پیغمبرؐ در آں خطبہ کہ الست اولی بکم من انفسکم صریح است در ریاست دین و دنیا چہ اولی بنفس مردم از مردم پیغمبرؐ است یا امامؑ و بعد از وقوع ایں خطبہ بعد از نزول آیۂ سابقہ و آیۂ لاحقہ یعنی الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ لابد است کہ مراد از مولی متولی و متصرف در امور مسلمانان باشد نہ ناصر و محب و غیر آں از معانی کہ در لغت مقرر شدہ چہ جمیع مومنان در آں شریک اند و علی ہذا حاصل کلام آنحضرتؐ ایں مے شود کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام اولی بتصرف است در حقوق مردم و تدبیر امور ایشان بعد از من ہمچنانکہ من اولی بہ تصرفم در آں و معنی امامت ہمیں است "

د۔ جناب علی علیہ السلام کی شان تقیہ و مداہنت سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ فاضل شوستری قصہ غدیر کو تفسیر شیخ ابو الفتح رازی سے نقل فرما کر لکھتے ہیں:۔

"کہ حجۃ الوداع کو جاتے ہوئے جب آنحضرت صلعم خم غدیر پر رونق افروز ہوئے۔ تو جو لوگ جناب علی علیہ السلام کے ہمرکاب یمن میں گئے ہوئے تھے تاکہ نجران کے عیسائیوں کے ساتھ جو دو ہزار حلّوں پر صلح ہوئی ہے وہ وصول کرلائیں جب آنحضرت صلعم کی خدمت میں آحاضر ہوئے اور تقسیم حلّہ ہا کے متعلق جناب علی علیہ السلام کی شکایت عرض کی۔ اور بے ادبی کے کلمات زبان پر لائے تو اسوقت آنحضرت صلعم منبر پر چڑھ گئے اور جناب علی علیہ السلام کی کمال فضیلت میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں کہا کہ ارفعوا السنتکم من علی فانہ خشن فی ذات اللہ غیر مداھن فی دینہ یعنی زبان از علی بردارید کہ او مردے درشت است در ذات خدا و مداہنت نمے کند در دین خدا۔

نمبر ۶۔ جناب علی علیہ السلام کا نام قرآن میں مذکور نہ ہونے کا جواب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"و اما آنچہ گفتہ است دستی معترض، کہ خدائے تعالیٰ اسامی بعضے از انبیاء و نام مصطفیٰؐ در قرآن ظاہر کردہ پس بایستے بنام علیؑ نیز تصریح کند۔ و بگوید کہ او بعد از مصطفیٰؐ امام است تا اُمّت را دراں شبہ نہ ماند و دیگر بارہ ناصبی مجبر دست از یفعل اللہ ما یشاء خود بداشتہ و از ارادت و مشیت بیزار شدہ و مالک الملک را معزول کردہ و چنانچہ شیعیان گویند مے گوید کہ چنیں میبائیست کرد و نہ میداند کہ قیاس امامت دریں صورت با نبوّت مناسبت مع الفارق چہ معرفت نبی سمعی است و معرفت امام عقلی و عجب است کہ با خدائے تعالیٰ منازعت نمے کند۔ کہ ایں سر شکستگی است کہ مسلمانان را پیش مے آری و بر سبیل اطلاق و اجمال میگوئی اقیموا الصلوٰۃ و مصرح نمے گوئی کہ فریضہ چند است و سنّت چند است و تعیین وقت نمیکنی؟ و در قرآن آیتے نمے فرستی کہ چند رکعت است؟ و در سفر و حضر چگونہ بجا آرند بلکہ مبہم مے گوئی اقیموا الصلوٰۃ تا اُمّت مصطفیٰؐ سرگشتہ شوند؟ آنگاہ ہماں اسلوب میگوئی و اٰتوا الزکوٰۃ و تعیین نمے کنی کہ از بیست دینار نصف دینار و از دہ من یکمن تا فقہا را اختلاف نہ باشد شریعت برما تو فرمائی و رائے و اجتہاد برما افگنی تا ہفتاد و سہ قول مختلف پدید آید؟ و ہم چنیں در باقی ارکان شریعت پس اگر دریں سمعیات اجمال رواست تا بعث مصطفیٰؐ صلے اللہ علیہ عبث نہ باشد و بعد از وے فرق میان عالم و جاہل پدید آید مسئلہ امامت، خود عقلی است اگر نام علیؑ بتصریح نہ باشد نقصانے ازاں روئے نہ نماید۔ چہ در عقل عقلا مذکور است کہ امام میباید کہ جائز الخطا نہ باشد و قرآن و پیغمبرؐ ہما نماید۔ و گوید ایں شخص کہ امام است۔ و دل تو خوش است کہ نام علیؑ در قرآن مصرح نیست نمے بینی کہ نام دیگر آن چگونہ ظاہر است؟ بلکہ ہر آیہ کہ ناجیان در حق غیر امیر المومنینؑ روایت نزول آں نمودہ اند دروغ و تزویر و تعصب" ص۶۲

نمبر ۷۔ دین اسلام کو تقویّت کامل مدینہ منوّرہ میں نصیب ہوئی۔ اور یہ کہ مدینہ والوں کا اجماع برحق و مستند ہے:۔

"و دیگر آنکہ نور اسلام در آنجا ظہور یافت و ارکان دین در آں دیار بسمت کمال و استواری پذیرفت تا آنکہ بعضے بنا براں گفتہ اند کہ مدینہ اشرف است از مکّہ و چوں ثابت شد کہ اہل مدینہ اعرف اند بمذہب رسولؐ از غیر خود و اطلاع ایشاں بر اسرار آنحضرتؐ بیشتر از دیگراں است و اجماع ایشاں بر مذہب حجت اُمّت و دیدیم و دانستیم کہ آنہا کہ مدنی الاصل اند از سادات و اتباع و غنی و فقیر و عزیز و ذلیل بر مذہب اہل بیت اند و ہیچ مدنی الاصل نیست کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ بطریقہ ایشاں باشد۔ پس باید کہ مذہب اہل البیت علیہم السلام کہ فرقہ ناجیہ امامیہ بآں متمسک اند مذہب حق باشد و دیگر مذاہب منتشرہ فاسد باطل و از حلیۂ حقیقت عاری و عاطل" ص۱۷

نمبر ۸ - متعلق فدک :-

"حدود فدک ا - صاحب کتاب باسناد خود از حضرت امام موسیٰ کاظم" روایت نمودہ کہ از آنحضرتؑ حدود فدک" پرسیدند در جواب گفت حدِ اوّل عرش مصر است - وحدِ دوئم دومۃ الجندل وحدِ ثالث تیما وحدِ رابع جبل احد از مدینہ و لا شک ان صاحب البیت ابصر بالبیت -

ایضاً - ب - و در کتاب لطائف مسطورات کہ روزے ہارون الرشید با امام موسیٰ کاظم علیہ وآلہ السلام گفت فدک را محدود کن تا بتو بگذارم کہ میدانم کہ در آں امر ظلم با اہل بیتؑ رفتہ است امامؑ فرمود اگر محدود کنم چنانکہ حق اوست دانم کہ ترا دل یاری نہ دہد کہ بمن باز آنداری ہارون سوگند خورد کہ میگذارم - امامؑ فرمود حدِ اوّل عدن است رنگ ہارون ازیں سخن بگشت گفت دیگر بگو؟ امامؑ فرمود حدِ ثانی او سمرقند است رنگ ہارون زرد شد و گفت دیگر بگو؟ امامؑ فرمود حدِ ثالث افریقہ مغرب است رنگ ہارون از زردی بسرخی گشت۔ از غایت غضب۔ و گفت دیگر بگو؟ امام فرمود حدِ رابع او دریائے ارمینہ است رنگ ہارون از سرخی بسیاہی گشت از بس کہ تیرہ و غلیظ شد و مدتے مدید سر در پیش افگند بعد ازاں سر بر آورد و گفت اے کاظمؑ تو حدود ممالک ما را نام بردی یعنی آنچہ از ممالک در حیطۂ تست - حق بنی فاطمہ است و بنی العباس غصب و ظلم کردہ اند؟ امامؑ گفت اے ہارون من اوّل ترا گفتم کہ بایں حدود راضی نخواہی شد و تو از من نشنیدی بعد ازیں قضیہ ہارون با امام دل بد کرد و بقصد قتل او میان بربست ص۲۳ در ذکر فدک

فدک - قریہ :-

و بر ہر تقدیر مراد بہ فدک قریہ ایست کہ حضرت پیغمبرؐ در وقت نزول ایں آیۂ وآت ذالقربیٰ حقہ آنرا بحضرت فاطمہ علیہما السلام بخشیدہ بود و نزد وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ در تصرف او بود - چوں ابو بکرؓ را خلیفہ ساختند وکیل حضرت فاطمہ را از انجا اخراج نمود و چوں آنحضرت اظہار نمود کہ حضرت رسالتؐ آنرا بمن بخشیدہ بود - ابو بکرؓ بخلاف قانون شریعت از او گواہ طلبید - و با آنکہ او حضرت امیرؑ و امّ ایمن و ام سلمہ را بہ گواہی برد ابو بکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصدیق ایشاں نہ کرد" صـ ۲۲

فدک کا دوبارہ لینا خلاف شان اہل بیت کرام علیہ السلام ہے :-

سوال - امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جناب امیر علیہ السلام اپنے عہد خلافت میں فدک پر کیوں قابض نہ ہوئے ؟

جواب :- " فرمودند کہ درآں امر اقتدا بہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ نمودند کہ عقیل بن ابیطالب خانہ آنحضرت را قبل از فتح مکہ بغصب فروختہ بود - چوں فتح مکہ شد بعضے از اصحاب درآں اثنا حضرت رسالت را گفتند کہ الحال بخانہ خود نزول باید فرمود آنحضرت فرمود کہ مگر عقیل بجہت ما خانہ گذاشتہ ؟ ما ازاں بیتیم کہ مالے را کہ از ما بظلم گرفتہ باشند بآں رجوع نمے کنیم - دیگر آنکہ ایشاں کارہ بودند کہ فاطمہ علیہما السلام بغصۂ چیزے پیش خدا و رسول رود و اولاد او بدآں چیز مسرور گردند پس ایشاں نیز اقتدا بحضرت فاطمہ کردند" صـ ۲۴

امام محمد باقر علیہ السلام نے فدک دوبارہ لے لیا :-

القصہ عمر بن عبد العزیز برغم انف منافقان فدک را با امام محمد باقر تسلیم نمود و در دست ایشاں بود تا عمر بن عبد العزیز وفات یافت و بعد ازاں خلفائے بنی عباس آنہا کہ فضیلتے و انصافے و معرفتے بحق اہل البیت علیہم السلام داشتند مانند مامون و معتصم و واثق فدک باولاد حضرت فاطمہ علیہما السلام رد نمودند و چوں نوبت بمتوکل ناصبی رسید آنرا از ایشاں گرفتہ بحجام خود داد و بعد ازاں معتضد رد آں نمود و مکتفی باز گرفت و معتضد رد نمود" صـ ۲۳

" چوں خلافت بعمر بن عبد العزیز کہ صالح بنی امیہ بود رسید فدک را با غلات رسیدہ او باولاد فاطمہؓ رد نمود - ×× و در بعضے روایات واقع شدہ کہ چوں عمر بن عبد العزیز فدک را بحضرت امام محمد باقر علیہ وآلہ السلام تفویض کرد مردم باو گفتند طَعَنْتَ عَلَى الشَّيخين او در جواب گفت کہ ھما طعنا علی اَنْفُسِہِمَا یعنی ایشاں خود را در آنکہ غصب فدک نمودند ابواب طعن بر روئے خود کشودند" صـ ۲۳

نمبر ۹ - اقرار اس امر کا کہ آنحضرت صلعم کی اور صاحبزادیاں بھی تھیں سوائے حضرت فاطمہؓ کے :-

" چرا نہ میشد کہ آں (فدک) را بحضرت فاطمہؓ از روئے مروت و احسان واگذاشتند و خاطر شریف او را نیاز ارند - مگر حضرت فاطمہ در مرتبہ کمتر از خواہر خودش زینب بود کہ چوں شوہر او

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوالعاص با دیگر کفار در روز بدر گرفتار شدند و خلاصی ایشاں بہ فدیہ قرار گرفتہ زینب نیز ہمراہ فدیہ دیگراں جہتہ فدیہ ابی العاص مال فرستادہ بود کہ از انجملہ عقد مروارید مے بود کہ حضرت خدیجہؓ باو دادہ بود و چوں حضرت رسالتؐ را نظر برو افتاد متاثر شد با آنکہ مسلمانان دراں وقت عسرت تمام داشتند از ایشاں استیہاب مال زینب نمود و استدعا نمود کہ آنرا باو باز فرستند و آنجماعت منت بر جان خود نہادہ از طیب خاطر آنرا بزینب بخشیدند۔“ صت ۲۴

نمبر ۱۰۔ کیفیت انتقام از بنی امیہ۔ قبریں کھود کر پھنکوا دیں:۔

”اما خلفائے بنی عباس در اول دولت خود قبور بسیارے از ایشاں کہ از بنی اُمیہ بودند تا در مخالفت حضرت امیر المومنین علیہ السلام متابعت معاویہ نمودند از بیخ برکندند و آنچہ در آنجا یافتند بسوختند و بہ باد فنا بردادند۔ و موضع آں قبور را شخم کردہ مزروع ساختہ۔ و در روضۃ الصفا آوردہ کہ بعد از قتل اسیران بنی امیہ عبداللہ بن علی کہ عم سفاح بود فرمود تا گور معاویہ ملوک بنی اُمیہ را بشگافند مگر قبر عبدالعزیز را کہ تعرضے باں نہ رسانیدند و در قبر معاویہ بغیر از خاک ناپاک چیزے نیافتند و کاسۂ عبدالملک بن مروان بہ نظر بنیندگان در آمد و قصور ہمہ را بہ ہشام بن عبدالملک راست کردند چہ جسد و اعضائے او از یک دیگر ریختہ و جدا نہ شدہ بود تازیانہ بسیار زدند و بعد ازاں جثہ او را ریختہ بسوختند و خاکسترش را بباد دادند۔ صت ۲۷

نمبر ۱۱۔ اصحاب ثلاثہ عفی اللہ عنہم پر سب و لعن کرنا جہلائے شیعہ کا کام ہے۔

درحقیقت مذہب شیعہ کا مفہوم اسی قدر ہے کہ بعد پیغمبر صلعم خلیفہ بلا فصل جناب علی علیہ السلام کو مانا جائے جیسے کہ دیباچہ کتاب میں فرمایا ہے۔ ”شیعہ کسے است کہ خلیفہ بحق بعد از پیغمبر صلوات اللہ علیہ السلام امیر المومنین علی علیہ السلام را داند و سنی کسے است کہ ابوبکرؓ را داند“ صت ۶)

”مفہوم تشیع آنست کہ در صدر صحیفہ معلوم شد و سب و لعن در او معتبر نیست میگنجد کہ نام خلفائے ثلث مطلقاً بر زبان شیعہ جاری نہ شود۔ و لعن ایشاں واجب نیست اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کنند سخن ایشاں معتبر نیست۔“ صت ۴۵

نمبر ۱۲۔ اقرار توبہ حضرت صدیقہؓ:۔ ”وایں ضعیف در کتاب حدیثے از کتب شیعہ دیدہ کہ عایشہ در خدمت حضرت امیرؑ از حرب توبہ کرد۔ ہر چند قصہ حرب متواتر است و حکایت توبہ خبر واحد“ صت ۴۵

(باقی دارد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اثبات وفات مسیح ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ مضمون مکرمی سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل نے لکھا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت کے احباب اسے خوب سمجھ لیں اور اسی طریق پر آیت فلما توفیتنی پیش کیا کریں (ایڈیٹر)

دلیل اوّل۔ سورۂ مائدہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ○ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ (اخیر سورۂ مائدہ پارہ ۷) ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم سے سوال کریگا کہ یہ جو لاکھوں کروڑوں آدمی تجھے اور تیری ماں کو معبود سمجھتے ہیں کیا تو نے ان کو یہ تعلیم دی تھی؟ حضرت عیسیٰؑ اپنے سے الزام دُور کرنے کے لئے مدلّل جواب دیتے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اس شرک کا الزام تین ذاتوں پر لگ سکتا ہے خدا پر کہ شائد اُس نے یہ تعلیم دی ہو یا نبی پر کہ اس نے یہ سکھایا ہو یا لوگوں پر کہ انہوں نے خود یہ عقیدہ تراش لیا ہو اس لئے ایک ایک کا بالتفصیل اور بالترتیب ذکر کرتے ہیں چنانچہ پہلے خدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں سُبْحٰنَكَ یعنی یہ خیال کہ خود خدا کا منشاء ہو کہ لوگ مجھے یا میری ماں کو خدا سمجھیں غلط ہے کیونکہ سُبْحٰنَكَ یعنی خدا کا کسی کو شریک ٹھیرانا تو ایک جھوٹ ہے اور جھوٹ ایک بدی اور گناہ ہے اور تُو اے خدا تمام بدیوں سے پاک ہے اس لئے یہ خیال (جیسا کہ عیسائیوں کا ہے) کہ مجھے یا میری ماں کا خدا تسلیم کرنا الٰہی منشاء کے ماتحت ہے غلط ہے اور تیرا تمام نقائص اور بدیوں سے پاک ہونا اس خیال کی تردید کے لئے کافی دلیل ہے اس کے بعد دوسرا نمبر خود حضرت مسیح کا تھا اس کے لئے فرماتے ہیں مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ یعنی مَیں نے یہ تعلیم نہیں دی اور مَیں یہ تعلیم دے بھی کیسے سکتا تھا کیونکہ مَیں نبی ہوں اور نبی وہی بات کہتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جس کا اُسے حق ہوتا ہے اور مجھے چونکہ خدائی کا حق نہیں اس لئے میں یہ تعلیم انہیں نہ دے سکتا تھا پھر اس کو زور دار بنانے کے لئے کہتے ہیں کہ اگر میں نے یہ بات کہی ہوتی تو تجھے علم ہوتا کیونکہ تو میرے دل کی باتیں بھی جانتا ہے اور چونکہ تجھے علم نہیں کہ میں نے قوم کو یہ تعلیم دی ہے اس لئے ثابت ہوا کہ میں نے یہ تعلیم دی ہی نہیں کیوں کہ تو عالم الغیب ہے اگر کسی وقت میں نے ایسی بات کی ہوتی تو تجھے ضرور علم ہو جاتا پس تیرا عدم علم عدم الشئے کی دلیل ہے۔ پس حضرت عیسیٰؑ نے خدا اور بندے سے الزام دُور کر کے قوم پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے خود بخود یہ اختیار کیا تھا۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ بے شک تُو نے تصریحاً اُلوہیت کا دعویٰ نہیں کیا مگر کوئی اور ایسی تعلیم دی ہوگی جس سے وہ یہ سمجھے ہوں گے کہ تو اُلوہیت کا مدعی ہے اس سوال کے جواب میں حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِیْ بِہٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ یعنی میں نے کوئی مشتبہ بات انہیں نہیں کہی بلکہ صاف صاف یہی کہتا رہا کہ میں بندہ ہوں تم لوگ اس خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا دونو کا رب ہے پس میری کسی بات سے غلط فہمی کے طور پر بھی یہ غلط تعلیم نہیں نکل سکتی اس پر ایک اور سوال پیدا ہو سکتا تھا کہ بے شک تو تم نے تصریحاً دعویٰ اُلوہیت کیا اور نہ تمہاری کسی بات سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی لیکن شاید یہ ہوا ہو گا کہ وہ خود بخود اپنی مرضی سے تجھے پوجنے لگے ہوں گے اور تو نے ان کو روکا نہ ہوگا اس سوال کا جواب دیتے ہیں کہ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ یعنی ایسا بھی نہیں ہوا کیونکہ میں جب تک ان میں رہا میں ان کے عقاید اور اعمال سے غافل نہیں رہا ہر وقت ان کی نگرانی کرتا رہا میری موجودگی میں یہ عقیدہ ان میں نہیں آیا اس پر سوال ہوتا تھا کہ پھر کب آیا تو جواباً حضرت عیسیٰؑ گذارش کرتے ہیں کہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ یعنی مجھے کچھ علم نہیں اگر بگڑے ہوں گے تو میری وفات کے بعد بگڑے ہونگے پس حضرت عیسیٰؑ کے اس جواب سے ہم ان کی وفات ثابت کرتے ہیں کیونکہ اس جواب میں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ میری قوم یعنی نصاریٰ کا مجھے اور میری ماں کو خدا بنانا میری وفات کے بعد ہوا ہے یعنی پہلے میری وفات ہوئی پھر مجھے خدا بنایا گیا ادھر ہم قرآن مجید میں لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ (مائدہ رکوع ۱۰) لکھا ہوا پاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے نزول کے وقت نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا چکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے اور چونکہ خود حضرت عیسیٰ کا اقرار ہے کہ مجھے میری وفات کے بعد خدا بنایا جاویگا اس لئے معلوم ہوا کہ زمانۂ نزول قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ وفات پاچکے تھے اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود ہے +

مخالفین کے شبہات کا ازالہ اس آیت کے متعلق مخالف کہا کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی کا لفظ ہے اور یہ ہم بھی مانتے ہیں نصاریٰ کی گمراہی حضرت عیسیٰ کی توفی کے بعد ہی ہوئی ہے مگر توفی کے معنی یہاں پر پورا پورا لینے کے ہیں یعنی جسم مع الروح لینے کے۔ اس لئے اس شبہ کے ازالہ کے واسطے میں تین دلیلیں اس بات کی دیتا ہوں کہ اس آیت میں توفی کے معنی قبض روح کے ہیں قبض الجسم مع الروح کے معنی غلط ہیں۔

(۱) پہلا ثبوت یہ ہے کہ جب توفّی یعنی باب تفعل ہو اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول بہٖ کوئی ذی روح ہو تو وہاں ہرگز سوائے قبض روح کے اور کوئی معنی نہیں ہوتے یعنی اس فعل کا اثر روح پر پڑتا ہے ذی روح کے جسم سے اس فعل کا کوئی تعلق نہیں پس پہلی دلیل اس بات کی کہ توفّی کے معنی قبض روح کے ہیں یہ ہے کہ عربی زبان کی کسی کتاب میں توفی کے معنی مفعول بہٖ کے ذی روح ہونے کی صورت میں سوائے قبض روح کے نہیں اور جب عربی میں یہی ایک معنی ہیں تو اس آیت میں جو عربیٔ مبین ہے عربی زبان کے خلاف کس طرح اور کوئی معنی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۲) دوسرا ثبوت یہ ہے کہ قرآن مجید میں توفی کا لفظ سوائے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِی اور یٰعِیْسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ کے تیئس مقامات میں اور بھی آیا ہے اگر اس لفظ کے معنی سوائے قبض روح کے اور بھی ہوتے تو ان تیئس مقامات میں سے کسی ایک جگہ ہی وہ معنی استعمال کیئے جاتے مگر آیات متنازعہ فیہا کے سوا باقی تمام آیات میں توفی کے معنی قبض روح ہی کیئے جاتے ہیں یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ توفی کے معنی صرف قبض روح کے ہیں بعض لوگ اس کے جواب میں قرآن مجید کی دو آیات پیش کرتے ہیں (پارہ ۲۴ رکوع ۲) اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا (اللہ قبض کرتا ہے روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن پر موت وارد نہیں ہوئی ان کی نیند میں) یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّہَارِ (قبض کرتا ہے روحیں تمہاری رات کو اور جانتا ہے جو کیا تم نے دن کو پارہ ۷ رکوع ۱۳) ان دو آیات سے استدلال کیا جاتا ہے کہ یہاں پر توفّی کے معنی نیند میں قبض روح نہیں اس کے دو جواب ہیں ایک تو یہ کہ اگر بفرض محال ان آیات میں توفّی سے مراد نیند ہے تو بھی فریق مخالف کا مطلب حاصل نہیں کیونکہ فریق مخالف کے نزدیک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو توفّی کے معنی پورا پورا جسم مع الروح لینا ہے اور یہ نیند کے مخالف ہے۔ نیند میں جسم چارپائی پر ہوتا ہے پس نیند کے معنی ثابت ہونے سے فریق مخالف کو فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ توفی کے معنی نیند نہیں کوئی لغت کی کتاب دیکھ لو کہیں بھی توفی کے معنی نیند نہ ہونگے بلکہ ہر جگہ قبض روح ہی کے معنی ہیں اور ان آیات میں بھی قبض روح ہی مراد ہے ہاں اتنی تفصیل ہے کہ قبض روح دو وقت ہوتا ہے ایک موت کے وقت اور وہ دائمی ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ (سورۂ زمر رکوع ۵) یعنی موت کے وقت جو قبض روح ہوتی ہے وہ دائمی ہے پھر روح واپس اس جسم عنصری میں نہیں آتی

دوسرا نیند کے وقت اور وہ عارضی ہے جیسا کہ فرمایا فَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى یعنی نیند کے وقت جو قبض روح ہوتی ہے وہ عارضی ہوتی ہے پس ان آیتوں میں بھی توفی کے معنی قبض روح ہی کے ہیں جسم کے قبض کا ان میں بھی ذکر نہیں۔

تیسرا ثبوت کہ توفی کے معنی اس آیت میں قبض روح کے ہیں اور قبض روح بھی دائمی یعنی موت والی یہ ہے کہ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ میں حوض کوثر پر لوگوں کو آب کوثر پلا رہا ہوں گا کہ فرشتے بعض لوگوں کو دوزخ کی طرف لیجائیں گے میں ان کو پہچان کر کہونگا کہ اصحابی اصحابی یعنی انہیں کیوں پکڑا ہے یہ تو میرے صحابی ہیں تو فرشتے کہیں گے لَا تَعْلَمُ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ یعنی تجھے کیا معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد دین میں کیا کیا نئی باتیں نکال لیں یہ تو جب تو ان سے جدا ہوا مرتد ہو گئے تھے آگے لکھا ہے فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ یعنی میں بھی کہوں گا جس طرح عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ جب تُو نے مجھے وفات دی تو تو ہی ان کا نگران تھا۔ اس حدیث سے اظہر من الشمس ہو گیا کہ توفّی کے معنی اس آیت میں قبض روح یعنی موت کے ہیں کیونکہ اگر اس آیت میں توفی کے معنی پورا پورا لینے کے ہیں یعنی جسم مع الروح زندہ اٹھا لینے کے تو کبھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے کہ میں بھی یہی آیت پڑھوں گا کیونکہ نبی کریم صلعم تو اپنی قوم سے وفات پا کر جدا ہوئے تھے وہ کس طرح حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ ادا کر سکتے ہیں جو کہ اپنی قوم سے بقول فریق مخالف زندہ جدا کیئے گئے تھے لیکن چونکہ نبی کریم صلعم باوجود وفات پا کر اپنی قوم سے جدا ہونیکے وہی الفاظ بطور عذر ادا فرمائیں گے جو الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عذر میں کہے ہیں اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بھی اپنی قوم سے وفات پاکر جدا ہوئے ہیں زندہ نہیں جدا کیے گئے اس جگہ بعض کج فہم کہا کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلعم وہی لفظ کہیں گے جو حضرت عیسیٰؑ کہے ہیں مگر حضرت عیسیٰؑ لفظ توفی بمعنی اخذ الجسد مع الروح کہیں گے اور نبی کریم صلعم یہی لفظ قبض روح کے معنوں میں فرماویں گے یعنی گو لفظ تو ایک ہی حضرت عیسیٰؑ اور ہمارے نبی کریمؐ فرماوینگے مگر معنی جدا جدا ہوں گے اس کج فہمی کا یہ جواب ہے کہ نبی کریم صلعم کی حدیث کھول کر دیکھو وہاں یہ نہیں کہ میں صرف لفظ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ہی ادا کروں گا معنی کوئی اور ہوں گے بلکہ وہاں یہ لکھا ہے فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ اس میں دو لفظ ہیں ایک فَاَقُوْلُ اس کا مفعول بہ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ والی آیت ہے یعنی پڑھوں گا میں فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ والی آیت دوسرا لفظ کَمَا قَالَ ہے اس کا مفعول بہ یہی آیت ہے یعنی کہوں گا بھی انہیں معنوں میں جن معنوں میں مسیح کہیں گے پس یہ حدیث نصّ صریح ہے اس امر میں کہ توفّی کا لفظ اس آیت میں بمعنی قبض الروح ہے اور جب بمعنی قبض الروح ہوا اور مسیحؑ فرماتے ہیں کہ میری قبض روح میری قوم کے بگڑنے سے پہلے ہوئی اور اب ہم دیکھ رہے ہیں کہ ان کی قوم بگڑ گئی ہے تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہو چکی ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصود ہے اس آیت کے جواب میں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ بے شک توفیتنی کے معنی اَمَتَّنِیْ کے ہیں مگر یہ سوال جواب چونکہ قیامت کے دن ہوگا اس لئے قیامت سے پہلے بے شک ان کو وفات کا اقرار ہے اور یہ ہم بھی مانتے ہیں کہ وہ آسمان سے نازل ہو کر کچھ عرصہ رہ کر وفات پائینگے خلاصہ یہ کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں اور قیامت سے قبل ہم بھی ان کی وفات کے قائل ہیں اس سوال کا جواب یہ ہے کہ بے شک یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوں گے لیکن ہم حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا استدلال لفظ توفّیتنی سے اس طرح نہیں کرتے کہ ماضی کا صیغہ ہے اور متکلّم کے وقت سے پہلے آپ اپنی وفات کا اقرار کرتے ہیں بلکہ ہمارا استدلال تو یہ ہے کہ اس آیت میں حضرت عیسیٰؑ اقرار کرتے ہیں کہ وَکُنْتُ عَلَیْہِمْ شَہِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْہِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْہِمْ یعنی میرے سامنے میری قوم نے مجھے خدا نہیں بنایا بلکہ میری وفات کے بعد مجھے خدا بنایا گیا یعنی میری وفات پہلے ہے اور میری قوم کا بگڑنا بعد ہے اور اب چونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم بگڑ چکی ہے اور ان کو خدا بنا رہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس لئے معلوم ہوا کہ ان کی وفات ہوچکی ہے یہ ہے ہمارا استدلال اس کا ردّ اس سے کس طرح ہوسکتا ہے کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہونگے ہم کہتے ہیں کہ قیامت چھوڑ یہ سوال و جواب قیامت کے کروڑ برس بعد بھی ہوں تب بھی ہمارا استدلال قائم ہے۔ یہ اعتراض ہمارا استدلال نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگ کیا کرتے ہیں ؂

آریوں کے اعتراض کا جواب

سوال۔ کیوں عالم الغیب خدا نے شیطان کو پیدا کیا؟

جواب۔ یہ خیال کہ شیطان کو اللہ تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے اور اس بات کو جاننے کے کہ یہ شیطان میرے بندوں کو گمراہ کریگا۔ اور بُرائی کرنیکا مشورہ دیگا۔ کیوں پیدا کیا۔ سو یاد رکھو۔ کہ خداوند عالم کسی کی آزادی چھیننا پسند نہیں کرتا۔ کوئی بُرا کرے یا بھلا۔ وہ کسی کی فعل مختاری اور آزادی کو ہرگز نہیں چھینتا۔ باوجودیکہ وہ علیم کُل جانتا ہے کہ فلاں شخص پیدا ہونے کے بعد آپ بھی بگڑیگا۔ اور دنیا کو بھی بگاڑیگا۔ لیکن اُس کا یہ منشاء نہیں کہ کسی کی آزادی میں مخل ہو۔ ہاں۔ وہ شریروں کو شرارت اور گمراہ کرنیوالوں کی گمراہی کے مقابل ہدایت اور ہدایت کے سامان (رُسل و انبیاء و مجدّدین و مصلحین بھیجتا ہے) تاکہ ان شیاطین اور اشرار کی شرارت اور شیطنت کا استیصال ہوتا ہے۔ لیکن یہ اُس کی عادت نہیں۔ کہ کسی عطیہ آزادی میں خلل انداز ہو۔ جو لوگ شیطان کے وجود پر اعتراض کرتے ہیں۔ اگر سوچیں۔ تو اس اعتراض کرنے سے وہ خود ہی الزام کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔ شیطانی وجود پر نکتہ چینی کرنیوالے اس بات پر غور کریں۔ کہ کیا اگنی ایشور کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ سلطان محمود غزنوی اور محمد غوری ہندوستان۔ ہاں آریہ ورت کی پاک سرزمین کو ڈشٹوں سے خراب اور ناپاک کرینگے۔ تو پھر پرمیشور نے اُنہیں پیدا ہی کیوں کیا۔ اگر یہ کہو کہ مسئلہ تناسخ کے رو سے ان کو ایسا ہی جسم اور حکومت ملنی ضرور تھی۔ تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حکومت اور بادشاہی تو کسی نیک کام پر ملتی ہے۔ بالفاظ دیگر جسکے یہ معنی ہیں کہ انکو پہلے کرموں کا انعام ملتا ہے۔ پھر کیا یہ خدا کو معلوم نہیں تھا کہ یہ دونو یعنی سلطان محمود اور محمد غوری اس انعام کو ایسے طرز سے برتیں گے کہ بہت سے پوتر آریوں اور ان کی پاک سرزمین کو تباہ کرینگے۔ اور آریہ ورت پر اسلام کا جھنڈا نصب کرینگے اور بہت سے آریوں کو مسلمان بنا دینگے۔ پھر اُسی عالم الغیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایشور نے بدھ کو بھی پیدا کیا جس نے صدہا آریوں کو ناستک بنا دیا۔

پس جبکہ اگھی ایشور ہی نے ان تمام بانیان مذاہب کو پیدا کیا جنہوں نے بقول آریہ ہزاروں سال تک کروڑ در کروڑ انسانوں کو آریہ مت سے پھرایا۔ اور وید کی سخت تکذیب کی۔ تو اگر عالم الغیب خدا نے شیطان کو فعل مختار پیدا کیا جس نے اپنے فعل مختاری سے جو چاہا کیا۔ اور جو چاہتا کرتا ہے۔ تو کون سا خلاف قانون قدرت ہے۔

اگرچہ اس کی اصل حکمت تو خدا ہی جانتا ہے لیکن اُس کے قانون قدرت پر غور کرنے سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہی ہے۔ کہ اس وحدہٗ لاشریک نے ہر ذی عقل کو فعل مختار بنایا ہے۔ اور عقل سلیم عطا فرمائی ہے تاکہ وہ حق و باطل میں تمیز کریں۔ اور ان کی رہنمائی کے لئے بوقت ضرورت برائے اتمام حجت انبیاء مجددین مصلحین بھی آتے رہے ہیں۔ گو وہ یہ بھی جانتا ہے کہ وہ (انسان) اپنی فعل مختاری کو خلاف مرضی مولیٰ ضائع کر کے مستوجب سزا ہوگا۔ بلکہ بعض اوروں کو بھی ساتھ لے مریگا۔ اور جہان کو راہ سے بے راہ کر دیگا۔ لیکن تو بھی وہ خدائے عالم الغیب کسی سے اپنی عطیہ آزادی جبراً نہیں چھینتا۔ ہاں وہ اپنے محض فضل و کرم سے ہدایت کر دیتا ہے اور ہادیوں کو بھیجتا ہے۔ پھر جو کچھ انسان کو کرنا ہوتا ہے۔ کرتا ہے۔ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ پاتا ہے۔ بقول پنڈت دیانند جی صاحب۔ جس طرح جیو خود مختاری سے کام کرتا ہے اسی طرح علیم کُل ہونے سے ایشور جانتا ہے۔ اور جس طرح ایشور جانتا ہے۔ اسی طرح جیو کام کرتا ہے۔ یعنی ایشور زمان ماضی و مستقبل اور حال کے علم میں اور نتیجہ دینے میں خود مختار ہے۔ ایشور کا علم ازلی ہونے کے باعث فعل کے علم کی طرح سزا دینے کا علم بھی ازل سے ہے اسلئے یہ دونو علم سچے ہیں کیا فعل کا علم سچا اور سزا دینے کا علم کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔ ہر گز نہیں۔ لہٰذا اس میں کوئی بھی تناقض نہیں ہے پس خدائے تعالیٰ نے انسانی آفرینش سے پہلے بنی جان کو پیدا کیا اور انہیں میں عزازیل پیدا ہوا۔ خداوند عالم کو معلوم تھا۔ کہ وہ بندوں کو ضرور ورغلائیگا۔ بُرا مشورہ دیگا۔ لیکن اس نے اس کی آزادی کو چھیننا پسند نہیں کیا اور نہ بنی جان میں سے اسکی پیدائش کو روکا اور نہ اسکے حالات کو جبراً اصلاح پر لایا۔ وکان من الجن ففسق عن امر ربہ۔ پس اس نے جو کچھ کیا۔ یہ کیا۔ کہ شیطان کو کہدیا کہ ھذا صراط علیّ مستقیم۔ میری یہ سیدھی سڑک ہے۔ اور میرا کام راہ راست پر چلانا ہے میری طرف تیرا اغواء منسوب کرنا سخت درجہ کی جہالت اور حماقت ہے اور مخلوق کو بھکانے کی نسبت جو تیرا خیال ہے تو۔ انّ عبادی لیس لک علیھم سلطان۔ جو میرے بندے ہیں انپر تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابو نہیں پا سکتا ہے۔ الا من اتبعک۔ مگر جو خود گمراہ ہو کر تیرا اتباع کرے تیرے رنگ میں رنگین ہو جائے۔ فمن تبعک منھم فان جھنم جزاءکم جزاء موفورا۔ پس جو شخص مخلوق میں سے تیری پیروی کریگا۔ تو تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ بہرصورت اس علام الغیوب نے بندوں کو آگاہ اور ہوشیار کر دیا کہ شیطان تمہارا دشمن ایمان ہے۔ اسکے قابو میں نہ آؤ اور اسکی اطاعت نہ کرو غفلت اور بیدینی چھوڑ دو اور اولیاء الرحمٰن میں شامل ہو جاؤ۔

چنانچہ شیطان خود بھی قیامت کے دن گمراہوں کو جب وہ لوگ اسے الزام دینگے بطور جواب کہیگا ما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلوموني ولوموا انفسکم ما انا بمصرخکم و ما انتم بمصرخي انی کفرت بما اشرکتمون من قبل۔

ناظرین! لوگ خود بخود شیطنت اختیار کرتے اور شیطانی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ شیطان کسی کو ہاتھ سے پکڑ کر گمراہ نہیں کرتا۔ ہاں اس کی شیطنت کو اتنا ہی دخل ہوتا ہے۔ جتنا کہ کسی بدصحبتی کا اثر ہو سکتا ہے۔ سو اس قرین بد کی صلاح مان لینا اپنا گناہ ہے۔

پس یاد رہے۔ کہ اس قدر اغوائے شیطانی بھی اسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ انسان خدا سے تعلق توڑ لیتا ہے۔ اور اپنی سستی اور جہالت میں پھنس کر تباہ ہو جاتا ہے۔ یہی شیطانی اغوا ہے جو لوگ شیطان کی نہ مانیں اُن کا وہ کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا ہے +

(عبدالحی عتیق۔ حیدرآبادی۔ الہ دین بلڈنگس۔ سکندرآباد دکن)

مجاہدہ فرمودہ مسیح موعودؑ جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جائے سب سے اوّل حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو۔ اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ صفحہ ۵)

مباحثہ سرگودھ ۶/ مباحثہ بمبئی ۴/ مباحثہ چنیوٹ ۳/

التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح ۶/ مینیجر تشحیذ قادیان سے منگواؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پادریوں کے ایمان کا امتحان

انجیل کی کسوٹی پر

مسیح ناصری نے اپنے سچے پیروؤں کا ایک نشان بتایا ہے جو ہم انجیل سے نقل کرتے ہیں:-

ا- "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کریگا اور ان سے بھی بڑے کام کریگا- کیونکہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے میں وہی کرونگا" (یوحنا باب ۱۴- آیت ۱۲)

ب- "تب شاگردوں نے الگ یسوع پاس آکے کہا- ہم کیوں اسکو نکال نہ سکے- یسوع نے انہیں کہا اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوتی" (متی باب ۱۷- آیت ۱۹-۲۱)

ج- "یسوع نے اسے کہا اگر تو ایمان لا سکے تو ایماندار کیلئے سب کچھ ہو سکتا ہے (مرقس باب ۹- آیت ۲۳)

د- "یسوع نے جواب میں انہیں کہا خدا پر اعتقاد رکھو کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں جو کوئی اس پہاڑ کو کہے اُٹھ اور دریا میں گر پڑ اور اپنے دل میں شک نہ لائے بلکہ یقین کرے کہ یہ باتیں جو وہ کہتا ہے- ہو جائینگی تو جو کچھ وہ کہیگا سو ہوگا- (مرقس باب ۱۱- آیت ۲۱-۲۳)

ہ- "یسوع نے جواب میں انہیں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم یقین کرو اور شک نہ لاؤ تو نہ صرف یہی کر سکو گے جو انجیر کے درخت پر ہوا بلکہ اگر اس پہاڑ سے کہو گے تو ٹل کر دریا میں جا گر- تو ویسا ہی ہوگا اور جو کچھ دعا میں ایمان سے مانگو گے سو پاؤ گے (متی باب ۲۱- آیت ۲۱-۲۳)

و- "خداوند (یسوع) نے کہا کہ اگر تم میں خردل کے دانہ کے برابر ایمان ہو تو جب تم اس توت کے درخت کو کہو کہ جڑ سے اکھڑ کے دریا میں لگ جا تو تمہاری مانے گا- (لوقا باب ۱۷- آیت ۵-۶)

ز- "اگر کوئی تم میں بیمار پڑے تو کلیسے کے بزرگوں کو پاس بلائے اور وہ خداوند کے نام سے اسپر تیل ڈھال کے اسکے لئے دعا مانگیں اور دعا جو ایمان کے ساتھ ہو اس بیمار کو بچائیگی اور خداوند اس کو اُٹھا کھڑا کریگا" (یعقوب ۵- ۱۵)

یہ وہ معیار صداقت ہے جو خود حضرت مسیح نے اپنے پیروؤں کے لئے مقرر کیا ہے- آؤ اسی معیار کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیصلہ ہو جائے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ موجودہ پادری صاحبان مسیح ناصریؑ کی تعلیم کے مطابق اپنے عقائد اور اعمال نہیں رکھتے۔ وہ غلط رستے پر چل رہے ہیں۔ اور پادری صاحبان مدعی ہیں کہ ہمارا مذہب بالکل سچا اور ہم وہی عقائد رکھتے ہیں جو مسیح ناصری نے تعلیم کئے۔ فقرات مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ مسیح کے سچے پیرووں کا نشان یہ ہے کہ وہ وہی کام کر سکینگے جو مسیح نے کئے بلکہ اس سے بڑھکر۔ پہاڑ کو کہینگے کہ یہاں سے وہاں چلا جا یا دریا میں گر پڑ تو پہاڑ اس حکم کی تعمیل کریگا۔ بلکہ کوئی بات ناممکن نہ رہیگی۔ بیمار کے لئے دعا کیجائیگی تو وہ اُٹھ کھڑا ہوگا۔ اب فیصلہ آسان ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے امام کی طرف سے بارہا چیلنج دیا گیا ہے۔ بعض مشکل امور کے لئے دعا مانگیں کچھ بیمار لئے جائیں اور دونو فریق ان مشکل امور کی عقدہ کشائی یا ان بیماروں کی صحت کے لئے دعا کریں اور پھر دیکھیں کس فریق کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کس کے زیادہ بیمار اچھے ہوتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ کوئی پادری یا پادریوں کی جماعت مقابلہ پر نہیں آئی ٭

حال ہی میں حضور شاہزادہ ویلز بالقابہ کی تشریف آوری ہند کے موقعہ پر جو تحفہ کتاب کی صورت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا گیا اس میں اس معیار کے مطابق حق و باطل کی تمیز چاہی گئی ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح تحریر فرماتے ہیں :۔

"اے شاہزادہ ویلز! زندہ مذہب اپنی زندگی کے آثار رکھتا ہے۔ اور اسلام کی زندگی کے اثر کو ہم اپنے نفس کے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام نشانات اور تمام قبولیتیں مسیح موعودؑ کے ساتھ ختم ہو گئیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہم اسلام کو بھی مردہ مذہب سمجھتے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام کی برکات ہمیشہ کیلئے جاری ہیں۔ اور ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اب بھی مسیحی دنیا اسلام اور مسیحیت کا اثر دیکھنے کیلئے تیار ہو تو اللہ تعالیٰ اچھے درخت میں اچھے پھل لگا کر دکھا دیگا۔ اور جو اس کا پیارا بیٹا ہے۔ اُسے مچھلی کی جگہ سانپ نہیں دیگا نہ روٹی کی جگہ پتھر۔ بلکہ اسکے لئے کھولیگا اور اسکی دعا کو سُنیگا۔ پس اے ہمارے واجب التعظیم بادشاہ کے واجب التعظیم ولیعہد! اگر آپ باوجود ان نشانات اور صداقتوں کے جو اوپر مذکور ہوئیں۔ بھی یہ خیال کریں کہ خدا کے تعلق اور محبت کے معلوم کرنیکے لئے اسوقت بھی کسی نشان کی ضرورت ہے تو ہم آپ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے رسوخ سے کام لیکر پادریوں کو تیار کریں جو اپنے مذہب کی سچائی کے اظہار کے لئے بعض مشکل امور کیلئے دعا مانگیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض ایسے ہی مشکل امور کیلئے جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور التجا کرے۔ مثلاً سخت مریضوں کی شفا کیلئے جنکو بذریعہ قرعہ اندازی کے آپسمیں تقسیم کرلیا جاوے پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کی سنتا ہے اور کس کے منہ پر دروازہ بند کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرسکیں اور ہرگز نہ کرینگے کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے ہیں کہ خدا کی برکتیں ان سے چھین لی گئی ہیں تو پھر اے شہزادہ آپ سمجھ لیں کہ خدا نے مسیحیت کو چھوڑ دیا ہے اور اسلام کے ساتھ اپنی رحمتیں مخصوص کردی ہیں "

اگر امتحان کے پہلے مواقع پادریوں کی غفلت سے جاتے رہے ہیں تو میرے خیال میں یہ بہت اچھا موقعہ ہے کیا میں امید کرسکتا ہوں کہ برٹش سلطنت کے زیر سایہ رہنے والے پادری اپنے ایمان کا امتحان انجیل کی کسوٹی پر کرنے کیلئے تیار ہونگے کوئی بڑی بات نہیں۔ ذراسی توجہ دینے اور دین کیلئے بہت کم وقت پیش کرنے سے یہ فیصلہ ہو جائیگا کہ پادری مسیح ناصری کی تعلیم پر قائم ہیں یا نہیں اور آیا ان میں وہ ایمان ہے یا نہیں جسے مسیح پیدا کرنے آئے تھے۔ اور آیا انکا قدم صراط مستقیم پر ہے یا نہیں۔ اور وہ ان برکات کے وارث ہیں یا نہیں؟ جو ہمیشہ کی زندگی پانے والوں کو دی جاتی ہیں۔ اور جو ایک سچے مذہب پر چلنے والے حضرت احدیت سے پاتے ہیں :

مروّجہ انجیل کے پانچ فقرے

اناجیل کے مختلف نسخوں میں جو اختلاف کثیر ہے۔ وہ اسکے منجانب اللہ ہونیکے راز کو طشت ازبام اور آیت فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ کی صداقت کو ظاہر کر رہا ہے +

یہ سوال کہ اس قدر تحریف و تبدیل نسخ و ترمیم کی صورت میں تمام اناجیل سے کچھ قابل اعتبار باتیں بھی ہیں یا نہیں خود محققین یورپ اور مفسرین اناجیل نے بھی اٹھایا ہے چنانچہ ریورنڈ ای اے ایبٹ انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں یہ پانچ فقرے یقینی قرار دیتے ہیں :-

(ا) "یسوع نے اس سے کہا کہ تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے کہ نیک کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا" مرقس باب ۱۰ آیت ۱۸) (متی باب ۱۹ آیت ۱۶)

(ب) "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بنی آدم کے سب گناہ اور کفر جو وہ بکتے ہیں معاف کیے جائینگے

لیکن وہ جو روح القدس کے حق میں کفر بکے اس کی معافی ہرگز نہیں ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ کے عذاب کا سزاوار ہو چکا۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا۔ کہ اس کے ساتھ ایک ناپاک روح ہے" (مرقس باب ۳ آیت ۲۸-۳۰)

(۲) یسوع نے اس سے جواب میں کہا کہ سب حکموں میں اوّل یہ ہے کہ اے اسرائیل سن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے اور تُو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے اور اپنی ساری عقل سے اور اپنے سارے زور سے پیار کر اوّل حکم یہی ہے اور دوسرا جو اسکی مانند ہے یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں ہے (تب اس فقیہ نے اس سے کہا کیا خوب اے اُستاد تُو نے سچ کہا کیونکہ خدا ایک ہے اور اسکے سوا اور کوئی نہیں) مرقس باب ۱۲۔ آیت ۲۸-۳۲)

(۳) "جب اسکے ناتے داروں نے یہ سُنا تو وہ اسے پکڑنے کو نکلے کیونکہ انہوں نے کہا وہ بے خود ہے" (مرقس باب ۳ آیت ۲۰-۲۱) "اس وقت اسکے بھائی اور اسکی ماں آئی اور باہر کھڑے رہ کے اسے بلا بھیجا اور جماعت اسکے آس پاس بیٹھی تھی اور انہوں نے اس سے کہا کہ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر تجھے طلب کرتے ہیں اس نے انہیں جواب دیا کون ہے میری ماں یا میرے بھائی" (آیت ۳۱)

(۴) "لیکن اس دن اور اس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا" (متی باب ۲۴ آیت ۳۶)

مگر اس دن اور اس گھڑی کی بات سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی جانتا ہے" (مرقس باب ۱۳ آیت ۳۲)

(۵) "نویں گھنٹے کے قریب یسوع نے بڑے شور سے چلّا کر کہا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی یعنی اے میرے خدا تُو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا" (متی باب ۲۷ آیت ۴۶)

مندجہ بالا مسلّمہ معتبر فقرات کی روشنی میں اگر عیسائیت کے موجودہ عقائد کو دیکھا جائے تو انکی جڑ بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے

اوّل مسئلہ تثلیث۔ مَیں تمام منصف مزاج ناظرین سے پوچھتا ہوں کیا مسیح کا اپنے نیک کہلانے سے انکار اور نیکی کا سرچشمہ صرف خدائے واحد کو قرار دینا اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ (مسیح) اپنے آپ کو خدا نہیں سمجھتا تھا بلکہ اس کا ایک عاجز بندہ بنتا تھا۔ اگر وہ عیسائیوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تین میں کا ایک" تھا تو اس نے کیوں کہا کہ مجھے نیک کیوں کہتا ہے اور کیوں روح القدس کے حق میں کفر بکنے کو تو نا قابل عفو ٹھیرایا اور اپنی ذات کو بُرا کہنے پر یہ فتویٰ نہ لگایا۔ اگر مسیح اپنے آپ کو ویسا ہی اقنوم سمجھتا جیسا کہ روح القدس کو یا باپ کو عیسائی سمجھتے ہیں تو وہ ہرگز ایسا نہ کہتا۔ پھر سب حکموں میں سے اوّل جو حکم بتایا۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کا صحیح ترجمہ ہے اور توحید کا اصل الاصول کیا اس کی موجودگی میں کوئی عیسائی دعویٰ کر سکتا ہے کہ انجیل میں تثلیث کی تعلیم ہے ایک خدا ترس سے یہ قطعًا بعید ہے ؛

دوم مسئلہ کفارہ - جس پر موجودہ عیسائیت کی عمارت تیار ہوتی ہے اسکو ڈھانے کے لئے یہ حربہ کافی ہے جو فقرہ نمبر ۲ و ۳ میں ہے۔ خدا کو ایک ماننے کے ساتھ کچھ احکام بتائے ہیں جن پر چلنا نہایت ضروری ہے اور جن سے بڑا کوئی حکم نہیں وہ یہ کہ شفقت علیٰ خلق اللہ اسلام کے بھی یہی دو عمود ہیں۔ تیسرے فقرے میں یسوع کے رشتہ داروں کا ذکر ہے کہ وہ اسے بے خود سمجھتے۔ یعنی اس کی خدائی کے قائل نہ تھے۔ بلکہ اسے بشر اور بشریت کے لوازم سے مختص سمجھتے رہے۔ اور یہ کہ یسوع کے اور بھی بھائی تھے۔ مریم کے بطن سے پیدا ہونے والا اگر ایک خدا کہلا سکتا ہے تو دوسروں کیلئے کیا مانع ہے۔ پھر رومن کیتھلک جو مسیح کی ماں کو بھی خدائی کا درجہ دیتے ہیں وہ دیکھیں کہ یہاں ماں کا خیال اپنے بیٹے کی نسبت کیا ہے؟ اور بیٹا۔ ماں کی نسبت کیا خیال رکھتا ہے۔ کیا خدا کے دو اقنوم اسی طرح آپس میں متحد ہوتے ہیں؟

اسی سلسلہ میں فقرہ نمبر ۴ کو دیکھئے جسے قیامت کی نسبت یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب ہوگی۔ اسے قادر مطلق کے دہنے ہاتھ پر بٹھانا۔ اور تمام لوگوں کی جزا و سزا کا مختار بنانا کہاں تک صداقت کے قرین ہو سکتا ہے۔ اور وہ کیونکر تثلیث خداوندی کا ایک جزو اور واحد نجات دہندہ بنایا جا سکتا ہے ؏ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے ؛

تثلیث و کفارہ دونو کی تردید } آخری فقرہ جس میں مسیح کا آخری قول نزع کی حالت کا بتایا گیا ہے بہت ہی قابل توجہ ہے کیونکہ تمام قوموں میں ہر انسان کے آخری قول کی خاص وقعت ہوتی ہے خصوصًا مقتداء کے آخری الفاظ تو حرز جان و روح ایمان بنائے جاتے ہیں مسیح کا صلیب پر لٹکے ہوئے یہ کہنا۔ کہ اے میرے خدا اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ خود خدا نہ تھا بلکہ اس کا خدا کوئی اور بلند و بالا ہستی تھی جو اسے صلیب کی جاں گداز سختی سے بچانے اور یہ پیالہ ٹلانے کی طاقت رکھتی تھی۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ مسیح ایک کمزور انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا دشمنوں نے اسے صلیب پر لٹکا دیا مگر قادرِ مطلق خداوند زمین و آسمان نے اسے بچا لیا تاکہ وہ نوشتے پورے ہوں جو مسیحؑ کے قتل بالصلیب سے دشمنوں کے ناکام رہنے کے بارے میں تھے۔ اگر ان نوشتوں کا یہ مطلب ہوتا کہ مسیحؑ کو صلیب پر موت ہوگی تو مسیحؑ خود کبھی نہ کہتا کہ اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ یہ چھوڑ دیا کہنا بتا رہا ہے کہ مسیحؑ کو یقین تھا کہ وہ صلیب سے زندہ اتر آئیگا لیکن جب تکلیف بڑھ گئی تو دوسرے انبیاءؑ کی سُنّت کے مطابق متیٰ نصر اللّٰہ پکار اُٹھا۔ تب خدا نے اسکی سُن لی۔ جیسا کہ انجیل میں ہے :۔" اسی نے اپنے مجسم ہونے کے دنوں میں بہت رو رو کے آنسو بہا بہا کے اس سے جو اسکو موت سے بچا سکتا تھا دعائیں اور منتیں کیں اور تحمّل کے سبب اسکی سُنی گئی ؛" (عبرانیوں باب ۵ آیت ۷)

مسیحؑ کا صلیب سے بچنے کے لئے بار بار دعا کرنا اس بات کا بھاری ثبوت ہے کہ وہ اپنی مرضی سے صلیب پر نہیں لٹکا۔ جیسے اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پکار اُٹھنا اور بھی واضح کرتا ہے پھر اس دعا کا سُنا جانا۔ مسئلہ کفارہ کو باطل کر رہا ہے کیونکہ جب صلیب پر موت ہی واقع نہ ہوئی اور نہ یہ امر مسیحؑ کی مرضی کے مطابق تھا۔ اور نہ یہ الہامی نوشتوں میں لکھا تھا۔ تو پھر اس کے کیا معنی کہ مسیحؑ تمام جہان کے لئے صلیب پر مرا۔

پس یہ پانچ فقرے جنہیں محققین نے اصل انجیل قرار دیا ہے۔ پادریوں کے موجودہ عقیدوں کی کھُلی کھُلی تردید کرکے علی الاعلان بتلا رہے ہیں کہ ان الدّین عند اللّٰہ الاسلام ؛

پیغام والوں پر حجّت

یہ وہ حوالہ ہے جس سے مسیح موعودؑ کی نبوّت ثابت ہوتی ہے :۔

"ہر نبی کے واسطے ایک دعا ایسی ہوتی ہے۔ کہ وہ ضرور قبول کی جاتی ہے نوحؑ نے وہ دعا اپنی قوم کیلئے مانگی۔ کہ لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ حضرت نبی کریمؐ سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا میں نے وہ دعا دنیا میں نہیں کی۔ قیامت کے دن کرونگا شفاعۃ لامتی دعا بی انت وامی یا رسول اللّٰہ روحی فداک) تمہارے مرزا صاحب نے بھی نہیں پھوایا تھا۔ مگر وہ ہنس پڑا اور سکوت کیا۔" ضمیمہ بدر نمبر ۳۴ جلد ۸ یوم پنجشنبہ ۱۹ اگست ۱۹۰۹ء - (از مولانا نور الدینؓ)

"خدا تعالیٰ یہ تمام نظارے اپنی قدرت کے بیان فرماکر سمجھاتا ہے کہ بڑا ہی نادان ہے وہ جو مسئلہ نبوت کا منکر ہے۔ ان معمولی پڑاؤں اور منزلوں کیلئے تو اس نے راہنمائی کا اتنا بڑا سامان مہیا کیا ہوا ور اسکی سُنّت ہو کہ ظلمت کے بعد روشنی عطا کرے لیکن اپنے حضور پہنچنے کیلئے کوئی شمس کوئی قمر کوئی ستارہ نہ ہو یہ ہرگز نہیں ہو سکتا اے منکران نبوت تعجب ہے تم فضل الٰہی سے نفع اٹھاتے ہو تو قول الٰہی سے بھی اٹھاؤ۔" ضمیمہ بدر جلد ۸ و ۲۳ ستمبر ۱۹۰۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت علیؓ کے احق بالخلافت ہونیکا زبردست ثبوت
جبرئیل فرشتے نے آٹا بیچا

ہمارے دوست ایڈیٹر صاحب رسالہ اصلاح (کھجوہ) نے حضرت علیؓ کا مکالمہ حضرت ابوبکرؓ سے شائع کیا ہے جس میں ایک بہت بڑی دلیل احق بالخلافت ہونے کی حضرت علیؓ کی طرف سے جو دیگئی ہے وہ یہ ہے:-

حضرت علیؓ۔ "میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ کہ کیا تمہاری کسی حاجت کے وقت خدا نے تم کو اشرفی بھیجی اور جبرئیل نے تمہارے ہاتھ اس اشرفی کے عوض آٹا بیچا جسکی روٹیاں سیّدۃ النساء فاطمہ زہراء نے پکائیں۔ اور حضرت رسالتماب اور سیّدہ کی اولاد کی دعوت کی گئی یا یہ واقعہ میرا ہے"

ابوبکرؓ۔ "یہ سُن کر ابوبکرؓ روتے لگے اور کہا نہیں آپ ہی کو خدا نے وہ اشرفی بھیجی۔ اور جبرئیل نے آپ ہی کے ہاتھ آٹا بیچا۔ اور حضرت سیدہ نے روٹیاں پکائیں اور آپ ہی نے حضرت صلعم اور اپنی اولاد کی ضیافت کی"

واقعی یہ دلیل بہت لاجواب تھی جو حضرت علیؓ کی طرف سے دیگئی اور ہمارے دوست ایڈیٹر اصلاح کی عنایت سے ہم تک پہنچ گئی۔

غالباً شیعے یہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ کہ اللہ میاں کے پاس اشرفی تو تھی مگر آٹا نہیں تھا اسلئے اشرفی آسمان سے بھیجدی ادھر حضرت جبرئیل آٹا بیچنے بیچتے آنکلے تو حضرت علیؓ نے ان سے خرید لیا اور وہ اشرفی جیب میں ڈال آسمان پر چلے گئے۔ وحی نبوت تو ختم ہو چکی ہے اسلئے جبرئیل اسکے لئے تو زمین پر نہیں آ سکتے۔ شاید آٹا بیچنے کا مشغلہ باقی ہوگا۔ لاحول ولا قوۃ۔ ان مزخرفات لایعنی کی کوئی حد بھی ہے۔ سیدھی سادھی بات ہے کہ کئی مومن صالحین پر سے سلوک ہوئے ہے کہ گھر میں کھانا پکانے کا سامان نہیں اللہ نے کسی کے دل میں ڈالا اور اس شخص نے روپیہ دیدیا۔ اور ملکی تحریک کی ماتحت معاً سامان خوراک بیچنے والا ادھر آنکلا اور اس سے حاجت روائی ہو گئی اسکے یہ معنی نہیں کہ وہ شخص مستحق خلافت ہے +

تحفہ شاہزادۂ ویلز۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی تازہ تصنیف اردو میں شائع ہو گئی۔ شاہزادۂ ویلز کو نہایت لطیف پیرائے میں دعوت الی الاسلام کی ہے لکھوائی چھپوائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ قیمت ایک روپیہ مجلد ایک روپیہ دو آنہ دفتر بکڈپو تالیف و اشاعت سے منگوائیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں)

خدا کے بندے نبیؐ کی اُمّت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں
گدائے احمدؐ - فدائے ملّت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

خدا کو ہم ایک جانتے ہیں - ملائکہ کو بھی مانتے ہیں
ہمیں کتابوں سے بھی ہے الفت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

خدا نے بھیجے ہیں جو پیمبرؑ - وہ سب ہیں نورِ خدا سراسر
ہمارے دل میں ہے سب کی عظمت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

یہ ہے عقیدہ کہ بعد رحلت - ضرور ہم سب کی ہوگی بعثت
نہ کوئی شک ہے نہ اس میں حجت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

زمانہ خوب اسکو جانتا ہے - عدو بھی دل میں یہ مانتا ہے
کہ ماحیٔ کفر و شرک و بدعت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

مٹائیں گے نام شرک و بدعت - جہاں میں پھیلائینگے ہدایت
کریں گے اسلام کی اشاعت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

نہ دشمنی ہے نہ دل میں کینہ - ہے ایسی باتوں سے پاک سینہ
ہمیں کسی سے نہیں عداوت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمارا مالک ہے ربّ ہمارا - جہاں میں جو ہے وہ سب ہمارا
خدا کی ہم پر ہے خاص رحمت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

یہی ہے خواہش یہی ہے ارماں - کہ جان اسلام پر ہو قرباں
وہ جن کو اتنا ہے دردِ ملّت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

جسے ہے اسلام دل سے پیارا - جو خادم دیں ہے آشکارا
خدائے واحد کی وہ جماعت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

الٰہی آفات سے بچانا - کہ ہم ہیں کمزور تو توانا
ہمیں ہے مطلوب تیری رحمت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمیں ستاتے ہیں تیرے بندے - مخالفت میں ہوئے ہیں اندھے
الٰہی ان کو تو کر ہدایت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

ہمیں ہیں فضلِ خدا سے حافظ - جہاں میں دینِ حق کے واعظ
لقب ہمارا ہے خیرِ اُمّت - ہم احمدی ہیں ہم احمدی ہیں

[illegible] احمد خان [illegible] مدرسہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا لٹریچر

میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق قادیان نے دو کتابیں ریویو کے لئے بھیجی ہیں :-

ہدایات زرین برائے مبلغین ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ کر کے تین یوم تک وہ ہدایات سنائیں جن پر ایک مبلغ کو کاربند ہونا چاہیئے ۔ یہ ہدایات جیبی تقطیع پر نہایت خوشنما جناب میر صاحب نے چھپوائی ہیں ۔ کاغذ لکھوائی چھپوائی قابل تعریف ۔ قیمت بلا جلد ۱۰ چونکہ ہر احمدی مبلغ ہے اسے ہر احمدی کو یہ رسالہ منگوا لینا چاہیئے ؛

التشریح الصحیح لالہامات المہدی و المسیح } حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وہ الہامات و مکاشفات جن پر مخالفین کی طرف سے اعتراضات ہوتے ہیں اور جنہیں نادانی سے خلاف شریعت اسلامیہ کہا جاتا ہے ان کی نہایت عمدہ تشریح از روئے قرآن و حدیث و کتب سلف صالحین و لغت جناب مولوی فضل الدین صاحب احمدی پلیڈر نے کی ہے ۔ یہ رسالہ ہر احمدی کے پاس ہونا چاہیئے ۔ قیمت ۸/

۲ - یہ معلوم کرنا بھی موجب خوشی ہے کہ منشی فخر الدین صاحب ملتانی نے جو تفسیر القرآن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے جمع کرنا شروع کی ہے ۔ اس کا پارہ دوم و سوم شائع ہو گیا ہے ؛

اشتہار دینے والوں کیلئے اچھا موقعہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۔ خدا کے فضل سے قادیان سے شائع ہونے والے تمام اخباروں اور رسالوں حتیٰ کہ الفضل سے بھی زیادہ شائع ہوتا ہے اس لئے جو صاحب اس میں اشتہار دینگے وہ بہت آسانی سے تمام جماعت احمدیہ بلکہ دوسرے اصحاب تک بھی اپنی آواز پہنچا سکینگے ۔ اسلئے اشتہار دینے والوں کے لئے نادر موقعہ ہے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں ہم زیادہ صفحے اشتہاروں کیلئے نہیں دے سکتے اسلئے بہت جلد سالانہ معاہدات کے ذریعے جگہ ریزورڈ کرا لینی چاہیئے ؛

نرخ				
سالانہ	ایک صفحہ	چالیس روپے	چھ ماہ نصف صفحہ	۳ روپے
چھ ماہ	ایک صفحہ	۲۲ روپے	۳ ماہ "	۷ روپے
سہ ماہ	ایک صفحہ	۱۲ روپے	فی اشاعت ۴½ روپے نصف صفحہ ۲½ روپے ۔ فی سطر ۲/	
ایک سال	نصف صفحہ	۲۳ روپے		

تصحیح :- صفحہ ۱۵۱ سطر [illegible] صفحہ [illegible] سطر ۲۳ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۲۲ء کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصولڈاک قدر دانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس پندرہ متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ کر بھیج دیجئے جنتری بذریعہ ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردی جائے گی۔

سینی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنیکی دوا۔ یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہے اور خون بند کرنے میں بے مثل ہے ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا یہ عرق سونگھ لینے سے اسی وقت بند ہو جاتا ہے۔ مسوڑھوں سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار گرم پانی میں عرق ملا کر دو ایک کلی کرنے سے مسوڑے سخت ہو جاتے ہیں اور خون بند ہو جاتا ہے۔ منہ کے راستے یا بلغم کے ساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنے سے فوراً ہی آرام ہو جاتا ہے قیمت عہ پچکاری ۱۰/ محصولڈاک مزید ۱۱/

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

چار پانچ ہی خوراک میں بخار بند ہو جاتا ہے لرزہ۔ بخار پرانا ہو جانے پر بار بار ہی سے نہ اگر دن رات تھوڑا بہت چڑھا رہتا ہے جسم کا خون پانی سا ہو جاتا ہے اور آدمی کا رنگ پھیکا مٹیلا ہو جاتا ہے تھوڑی محنت سے کلیجہ کانپتا ہے سانس پھولتی ہے کھانے کی خواہش و قوت بہت ہی گھٹ جاتی ہے۔ تلی و کلیجہ کے بڑھنے سے پیٹ نکل آتا ہے کبھی منہ اور ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا ہے۔ اور زندگی وبال ہو جاتی ہے ایسی حالت میں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں قیمت ہو ۔یس گولیوں کی ڈبیہ ۱۰/ محصول وغیرہ ۶/

دوائیوں کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیوں کے تیل کے دو تین بوند پاؤ آدھ سیر دوا کے فائدہ دیتے ہیں اور کوٹنے پیسنے کی تکلیف سے بھی بچ سکتے ہیں اور آسانی پی سکتے ہیں

(۱) روغن صندل۔ سوزش کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴/ محصول ایک سے ۴ شیشی تک ۶/
(۲) اجوائن کا تیل۔ قے بدہضمی کیلئے ایک ہی دوا ہے۔ " ۸/ " " ۶/
(۳) روغن سونٹھ۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے " ۱۲/ " " ۶/
(۴) روغن سونف۔ پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کیلئے مفید ثابت ہوا ہے " ۶/ " " ۶/
(۵) روغن دال چینی۔ یہ دال چینی کے ملائم چھلکوں سے بنا ہے اور نہایت خوشبودار ہے " ۸/ " " ۶/
(۶) روغن لونگ۔ متلی اور ریاح کو رفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے قیمت فی شیشی ۸/ " ۴ تک ۶/

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

دنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

(یعنی)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز

ایڈیٹر

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

نمبر ۵ | رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ھ | مئی سنہ ۱۹۲۲ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

مصلح دورِ آخر (نام۔ مقام۔ وقت نزول)	۱۳۹ - ۱۵۴	خواجہ شمس فاضل سیکھوانی
ذات باری تعالےٰ	۱۵۵ - ۱۶۲	تقریر حضرت خلیفۃ المسیح
افادات کتاب مجالس المومنین	۱۶۳ - ۱۷۰	منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی
اثبات وفات مسیح بن مریم	۱۷۱ - ۱۷۴	سید محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل
آریوں کے اعتراض کا جواب	۱۷۶ - ۱۷۸	جناب عتیق حیدرآبادی۔
پادریوں کے ایمان کا امتحان انجیل کی کسوٹی پر	۱۷۹ - ۱۸۱	اکمل
مروجہ انجیل کے پانچ فقرے	۱۸۱ - ۱۸۴	
نظم	۱۸۶	سلیم اٹاوی

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر نظارت تالیف و اشاعت کیلئے شائع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مری محبت صادق کا کیا یہی تھا صلہ؟

احباب جماعت احمدیہ خدا کے لئے غور کریں۔ ہم نے ریویو کو فروغ دینے کے لئے مقدور بھر کوشش کردی یہاں تک کہ اچھا بھلا چلتا چلاتا رسالہ تشحیذ بھی اس پر قربان کر دیا اور توقع یہ کی کہ دونوں کے خریدار مل کر خاصی تعداد ہو جائیگی اور جب برادران طریقت کی توجہ دو رسالوں کی بجائے ایک رسالہ کی طرف ہوگی تو حضرت مسیح موعودؑ کا منشاء بخوبی پورا ہو سکے گا کہ ریویو آف ریلیجنز کم از کم دس ہزار تو شائع ہو۔

لیکن نتیجہ جو دو مہینے کے بعد میرے سامنے ہے وہ تو یہ ہے کہ خریدار تیس ۳۰ کے قریب کم ہو گئے ہیں اور اگر میں ان بقایاداروں کی پڑتال کروں جنہوں نے نہ صرف ۱۹۲۱ء بلکہ کئی کئی سالوں کا چندہ نہیں دیا تو دو سو خریدار اور کم ہو جائے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم تو رسالہ کو بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش میں ہوں۔ اس کی لکھوائی پر پہلے سے ڈیوڑھا خرچ کریں سطریں ۲۱ کی بجائے ۲۵ کر دیں حجم ۴۸ صفحے اور چھپوائی نہایت اعلیٰ۔ اور مضامین تو آپ کے سامنے ہیں۔ اور پھر کافی رقم خرچ کر کے ٹھیک مقررہ تاریخ پر اسے شائع کریں۔ جو گذشتہ آٹھ نو سال کے اندر ریویو کے لئے پہلا ہی موقعہ ہوگا اور نتیجہ یہ ہو کہ خریدار بڑھانے کی طرف توجہ تو درکنار پہلے دوست بھی اسکی خریداری ضروری نہ سمجھیں (چنانچہ وی پی جو کیئے گئے تھے۔ ان میں سے ۵۵ واپس آرہے ہیں) یا تو ہمیں نقص اور وہ کمی بتانی چاہیئے جو رسالہ میں ہے تاکہ اس کا تدارک کریں۔ یا پھر اپنا فرض پہچاننا چاہیئے۔ ریویو کے موجودہ عملہ کا خرچ پہلے عملے سے نصف سے بھی کم ہے لیکن گرانی سامان طباعت کا یہ حال ہے کہ پھر بھی موجودہ خریداران سے اسکے اخراجات طبع پورے نہیں ہو سکتے۔ رسالہ کے فنڈ کو نقصان سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم ایک ہزار خریدار اور ہو ورنہ رسالہ کا اپنے خرچ پر چلنا دشوار ہے۔ مجھے جذبات کو ابھارنا نہیں آتا صاف صاف بات کہنی آتی ہے وہ میں نے کہہ دی اب آپ چاہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شائع کردہ رسالہ کو فروغ دیں اور چاہیں تو وہ ہو جائے جو میں زبان قلم پر نہیں لا سکتا۔ اور جس کا خیال کرنا بھی میری روح کیلئے ناقابل برداشت صدمہ ہے۔

۲۔ میں نے عرض کیا تھا کہ جن دوستوں نے تشحیذ کی قیمت بابت ۱۹۲۲ء فروری کے وی پیوں کے ذریعہ ادا کر دی ہے وہ ریویو کی قیمت الگ دیں اور تشحیذ کی دی ہوئی قیمت اعانت فنڈ میں دیدیں یا کسی غیر احمدی کے نام رسالہ جاری کرا دیں۔ کئی دوستوں نے ابھی اسکے متعلق کچھ بھی اطلاع نہیں دی کیا اسلئے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ دوست اپنی دی ہوئی قیمتیں اعانت فنڈ میں جمع کرا دینے پر راضی ہیں۔ جواب نہ آنے پر یہی سمجھا جائیگا۔

۳۔ اگر کسی شخص کو دو رسالے پہنچتے ہوں تو وہ دونوں کے نمبر سے اطلاع دیں ۱۷۹ یا ۵۶۴ ڈاکخانہ کا نمبر ہے خریداری نمبر نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۲۲ء

مُصلحِ دَورِ آخر

نام۔ مقام۔ وقت نزول

کیوں عجب کرتے ہو گر آب آگیا ہم میں مسیح — خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا — پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

معزز ناظرین! کئی بار ہم نے موجودہ زمانہ میں مصلحِ ربّانی کی ضرورت کو ثابت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ مصلحِ ربّانی آچکا ہے۔ اور اس کا نام حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود و کرشن علیہ السلام ہے۔ پس قبل اسکے کہ ہم آپکے دعویٰ کے دلائل قائم کریں۔ یہ دیکھتے ہیں۔ کہ آیا پہلی کتابوں میں کسی شخص کے آنیکی پیشگوئی تھی یا نہیں اگر تھی تو اس شخص کا نام۔ مقام اور آنیکا زمانہ کیا بتایا گیا تھا۔

ہندوؤں کی کتب میں پیشگوئی۔ ہندوؤں کی کتاب گیتا ادھیائے ۴ شبد ۷، ۸ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ سری کرشن جی مہاراج اپنی منوہر بانی میں یہ فرماتے ہیں:

"اے بھارت جب دھرم کی نیستی اور ادھرم (بیدینی) کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ تب مَیں اوتار لیتا ہوں (۲) نیک لوگوں کی حفاظت اور بدوں کو نیست و نابود کرنے و صراطِ مستقیم یعنی دینِ الٰہی کو قائم کرنیکے لئے ہر ایک یگ پر میرا اوتار ہوتا ہے"

ان دونو شلوکوں سے بیّن طور پر واضح ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جو کلجگ کا زمانہ ہے۔ سری کرشن جی مہاراج کا آنا ضروری ہے۔ اور مہابھارت کی مندرجہ ذیل نشانیاں بتائی ہیں۔

"کلجگ کے دورے میں اندھا دھند ادھرم (بیدینی) کی عملداری رہتی ہے۔ جھوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریب بتیا غصہ لالچ وغیرہ کا دورہ دورہ ہوتا ہے۔ انسان کو خراب افعال سے رغبت اور نیک اعمال سے نفرت ہو جاتی ہے۔ جپ تپ پوجا پاٹھ برت ہون ایسے ایسے تمام نیک کام برہمن (علماءِ دین) تک چھوڑ بیٹھتے ہیں اوروں کا کیا ذکر خوردنی و ناخوردنی چیزوں کا امتیاز نہیں رہتا۔..... سادھوؤں سنتوں کی خدمتگذاری سے کچھ کام نہیں رہتا۔ فکر رہتا ہے تو بس یہ کہ جس طرح بنے روپیہ ہاتھ آئے۔ دولت ہی کے فکر میں اندھے رہتے ہیں۔ شودروں کا عروج ہوتا ہے۔ دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ غلہ بے مزہ پھل بدذائقہ ہو جاتے ہیں۔ درختوں کی بارآوری کم ہو جاتی ہے۔ گائیوں کا دودھ گھٹ جاتا ہے۔ اوقات مناسب پر پانی نہیں برستا امساک باراں سے قحط عالمگیر ہوتے ہیں۔ ناخن اور بال بڑھا بڑھا کر لوگ مہاتما بن بیٹھتے ہیں۔ برہمچاری خوب مال مارتے ہیں۔ گوشت کھاتے شرابیں اڑاتے ہیں۔ برہمن رذیلوں سے فخر کے ساتھ دان لیتے ہیں۔ مطلب پرست محسن کشوں کی کثرت ہوتی ہے۔ صادق الاعتقاد اور نیک نیّت لوگوں کو چین نہیں ملتا۔ ان کی زندگی کم ہو جاتی ہے۔ پاپی بے فکری سے بہت دنوں تک زندہ رہتے ہیں۔ عورتوں کا چلن بگڑ جاتا ہے۔ خاوندوں کے ہوتے نوکروں سے ملتفت ہوتی ہیں مرد حسین بی بی سے التفات نہیں کرتے۔ زنان بازاری کو گلے کا ہار بناتے ہیں شراب خانے آباد رہتے ہیں۔ عبادت خانے سنسان۔ جہاں پہلے دھرم ہوتے تھے وہاں بدفعلیوں کی گرم بازاری رہتی ہے۔" (مہابھارت بن پرب ادھیائے ۸۹ ص ۶۸۶ و ۶۸۷)

آنیکا زمانہ "جس وقت کلجگ آگیا سمجھ لیجئے کہ دنیا کی ہوا پلٹ گئی۔ وہ وہ پاپ وہ وہ گناہ ہونگے کہ زمین کانپ اٹھیگی۔ لڑکے والدین کو بیوقوف سمجھینگے۔ رضا جوئی و فرمانبرداری کیسی۔ عورتیں لڑائی جھگڑے بکھیڑے سے خاوندوں کے ناک میں دم رکھینگی یت دت گجا۔ پوجا پاٹ دھرم کرم۔ جڑ پاؤں سے مٹ جائینگے۔ لوگ ادھرم کرینگے۔ دھرم کو فضول اور واہیات سمجھینگے۔ جب اس طرح دھرم کا پیالہ چھلکنے کو ہوگا۔ تو بھگوان جی کو تکلیف کرنا پڑیگی کہ کلنگی اوتار میں جلوہ دکھائینگے۔ پاپ کی ناؤ ڈبوئینگے۔ دھرم کی بیل پھر ہری بھری ہوگی" (ایضاً ص ۶۸۹)

آنیوالیکی بعض صفات اسی کتاب کے ص ۶۹۰ ادھیائے ۹۰ میں ہے۔

مارکنڈے راجہ جدھشٹر کے استفسار پر نہہ کلنگی اوتار کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں:۔

"نہہ کلنگی کی طاقتیں غیبی ہونگی۔ طاقت میں بے نظیر۔ عقلمندی میں یکتائے روزگار یوں تو نہ کوئی ہتھیار پاس ہوگا نہ لڑائی کا اوزار۔ (اسی طرح بخاری شریف میں مسیح موعودؑ کے لئے یضع الحرب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ لڑائی کو موقوف کردیگا آیا ہے) مگر ایک اشارے میں سب کچھ موجود ہو جائیگا۔ (یعنی ظالموں کو نیچا بغیر کسی ظاہری سامان کے خدائی طاقت سے ہی دکھلائیگا) ذات مبارک دھرم کو از سر نو زندہ کریگی (مطابق حدیث مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا مجدد ہوگا اور دین کو تازہ کریگا اور اگر ایمان ثریا تک بھی پُہنچ گیا ہوگا تو وہاں سے اُتار کر لوگوں کے دلوں میں ڈالیگا) بدکردار راجے لقمۂ تیغ اجل ہونگے (جو اسکے مقابلے میں علماء وغیرہ آئینگے اور مباہلہ کی ٹھانینگے وہ ہلاک ہونگے) دھرم کی خلاف ورزی عذاب میں داخل سمجھی جائیگی (کیونکہ اسکے ذریعہ سے انپر اتمام حجت ہوگی۔ پھر انکار کرنا باعث عذاب ہوگا) یہ تو نہہ کلنگی اوتار کا مختصر حال تھا۔"

انجیل میں مسیح ؑ کے آنیکی پیشگوئی اور علامات

متی ۲۴ باب آیت ۶ میں ہے:-

"ایک ملک دوسرے ملک کی اور ایک بادشاہت دوسری بادشاہت کی دشمنی کریگی اور بہتیری جگہ میں کال اور وبا اور زلزلے ہونگے" پھر آیت ۲۹ میں ہے:-

"ان دنوں میں اس تنگ وقت کے بعد سورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گرینگے۔ اور آسمان کے سیارے قرار نہ رہینگے اسوقت ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔"

پھر اسی طرح مرقس ۱۳/۹ میں ہے "ملک ملک پر اور بادشاہت بادشاہت پر حملہ کریگی۔ اور جگہ جگہ زلزلہ ہوگا۔ اور کال پڑیگا اور بڑی آفتیں ہونگی۔ الخ" اسی طرح لوقا ۱۰، ۱۱/۱۲، ۱۹ میں ہے۔ "اور اکثر جگہ میں بڑے زلزلے اور کال اور وبائیں ہونگی۔ اور ڈراؤنی اور بڑی علامتیں آسمان سے ظاہر ہونگی۔" پھر اعمال ۲/۱۹ میں ہے۔ "اور میں اوپر آسمان میں عجائب اور تلے زمین پر غرائب یعنی لہو اور آگ اور بخار دھوئیں کے نشان دکھاؤنگا اللہ کے بڑے اور مشہور دن کے آنے سے آگے سورج اندھیرا اور چاند لہو جائیگا۔"

ان ورسوں میں جن نشانیوں کا ذکر ہے وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔ سورج کو کامل گرہن لگ چکا۔ اور چاند کو بھی۔ اور جنگ عظیم بھی ہو چکی جس میں سب بادشاہتیں مبتلا ہو گئیں زلزلے بھی آئے وبائیں بھی نئی سے نئی پڑیں۔ لہو آگ دھوئیں کے نشان کچھ کم نہیں دیکھے گئے اتنی بارود تو کبھی اس سے پہلے استعمال نہیں ہوئی۔

پھر یوحنا باب ۱۴ میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ آنیوالے خود حضرت عیسیٰ ؑ نہیں ہیں بلکہ ان کا مثیل ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مَیں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ ہوتے ہوئے تم سے کہیں۔ لیکن وہ تسلّی دینے والی روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا۔ وہ تمہیں سب کچھ سکھلاویگی۔ اور سب کچھ جو مَیں نے تم سے کہا ہے۔ تمہیں یاد دلاویگی۔"

اس آیت سے ثابت ہے کہ آنیوالا مسیح کے نام پر آئیگا اور یہاں پر روح قدس سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اسکے آگے آیت تیس ۳۰ میں پیشگوئی فرماتے ہیں:۔

"اور اب مَیں آگے سے تمہیں خبر دیتا ہوں۔ تاکہ جب ہو جائے تم ایمان لاؤ بعد اسکے مَیں تم سے بہت باتیں نہ کرونگا۔ اسلئے کہ اس دنیا کا سردار آتا ہے اور اس کی بزرگی مجھ میں کچھ نہیں ہے لیکن تاکہ دنیا جانے کہ مَیں باپ کو پیار کرتا ہوں۔ جس طرح باپ نے مجھے فرمایا۔ مَیں ویسا ہی کرتا ہوں۔" یوحنا ۱۴/۳۰ و ۳۱

قرآن مجید اور احادیث میں پیشگوئی

پہلی پیشگوئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم (نور) کہ اُمّت محمدیہ میں بھی اُمّت موسویہ کی طرح خلیفے ہوتے رہینگے۔ پس اس آیت میں جس طرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے ویسے ہی اُمّت محمّدیہ میں بھی مسیح موعودؑ کے لئے چودھویں صدی میں آنیکی پیشگوئی ہے۔

دوسری پیشگوئی۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم (جمعہ) کہ ایک اور جماعت میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی ہوگی جو مسیح موعودؑ کا نام پائیگی جیسے حدیث میں آتا ہے۔ کیف تھلک امۃ انا فی اولھا و عیسیٰ ابن مریم فی اٰخرھا (کنز العمال) کہ وہ اُمّت ہلاک نہیں ہو سکتی کہ جس کے ابتدا میں مَیں ہوں اور اسکے آخری حصّہ میں مسیح ہوگا۔

تیسری پیشگوئی۔ اَفَمَن کَانَ عَلٰی بیّنۃ مِن رَّبِّہٖ وَیَتلُوہُ شاھد منہ و من قبلہ کتاب موسیٰ اماما و رحمۃ (ہود) اس آیت میں مسیح موعودؑ کو شاہد کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور حدیث میں حَکَم و عدل سے اور شاہد کی شہادت اور کسی کا فیصلہ جب تک کہ وہ دوسرے لوگوں کو مسلّم نہ ہو نہ کچھ فائدہ دیتا ہے نہ قابل قبول ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے مسیح موعودؑ کی شہادت اور آپ کے فیصلہ کو منوانے کے لئے تمام مذاہب میں آپکے آنیکی پیشگوئی کردی۔ اور شاھدؑ کے ساتھ منہ لاکر بتایا کہ وہ گواہی دینے والا پیغمبر آنحضرتؐ کی اُمّت ہی سے ہوگا اور یتلوہ میں بتایا کہ آپکے بعد میں آئیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوتھی پیشگوئی۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ( ) وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تا وہ دین حق کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھاوے۔ یہ آیت مفسرین نے بھی مسیح موعود کے زمانہ پر لگائی ہے کہ دین اسلام کا غلبہ تمام ادیان باطلہ پر مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔

پانچویں پیشگوئی۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (متفق علیہ) (اے اُمت محمدیہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم پیدا ہوگا۔ اور وہ تم میں سے ہی تمہارا امام ہوگا۔ پس اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جب اُمت محمدیہ بگڑ جائیگی اور مطابق حدیث لتتبعن سنن من قبلکم الحدیث یہود اور نصاریٰ کی پیروی کریگی تو اس وقت مسیح موعودؑ کا نزول ہوگا۔

چھٹی پیشگوئی۔ ان اللّٰه یبعث لهٰذه الامة علیٰ رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها (رواه ابوداؤد والحاکم والبیهقی فی المعرفة عن ابی هریرة باسناد صحیح) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس اُمت کے دین کو تازہ کرنیکے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کیا کریگا۔ اس حدیث کے مطابق بھی ضروری تھا کہ جیسے چودھویں رات کا چاند باقی تمام رات کے چاندوں سے شان میں بڑھکر ہوتا ہے۔ اسی طرح چودھویں صدی کا مجدد بھی ان سب سے شان میں بڑھکر ہوتا۔ اور آگے چلکر میں بتاؤنگا کہ چودھویں صدی کا مجدد مہدیٔ معہود مسیح موعودؑ ہے۔

مہدی و مسیح ایک ہی وجود کے دو نام

آخری زمانہ میں مسیح موعود اور مہدیٔ معہود کے آنے پر اور بھی بہت سے احادیث دلالت کرتی ہیں۔ اور ایک صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح موعودؑ اور مہدیٔ معہود ایک ہی شخص ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا مهدی الا عیسیٰ (ابن ماجہ) کہ مہدی کوئی علیحدہ شخص نہیں ہوگا بلکہ حضرت عیسیٰ ہی مہدی معہود ہیں۔ اور پھر امام مہدی کا لفظ مہدی کی احادیث میں کہیں بھی نہیں آیا البتہ مسیح موعود کیلئے اماماً مهدیا کا لفظ آیا ہے (مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

اسی طرح احادیث کسر صلیب اور قتل خنزیر میں جو کام مسیح کے آئے ہیں۔ وہی مہدی کے بیان ہوئے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی شخص ہے۔ اور اسی طرح ختم الاولیاء مہدی کو بھی علماء نے کہا ہے اور مسیح موعودؑ کو بھی جیسے حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۳ میں ابن عربی کے شعر نقل کئے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الا ان ختم الاولیاء شہید　　وعین امام العالمین فقید

ھو السید المھدی من آل احمد　　ھو الصارم الھندی حین تبید

پھر لکھا ہے کہ مراد بختم الاولیاء مہدی ست و بامام العالمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اس سے ثابت ہوا کہ مہدی خاتم الاولیاء ہیں۔ اور روح البیان جلد اصفحہ ۵۹۰ میں ہے ان عیسٰی خاتم الولایۃ المطلقۃ والمھدی خاتم الخلافۃ المطلقۃ کہ حضرت عیسٰی خاتم الاولیاء ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ مہدی اور مسیح موعودؑ ایک ہی ہے دو نہیں۔

پس جو علامات احادیث میں مہدی معہود کے ظہور کی بیان ہوئی ہیں۔ وہی مسیح موعود کی ہونگی۔ اور ان کے آنیکا زمانہ مطابق احادیث صحیحہ قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ جو علامات قرب قیامت کی ہیں آئی وہی مسیح موعود اور مہدی معہود کے ظہور کی بھی ہیں۔ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خاں صاحب والئے ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہیں۔

"اشراط ساعت عبارت ازاں امور است کہ پیش از ظہور مہدی علیہ السلام واقع شوند" صہ ۱

کہ اشراط ساعت ان امور کا نام ہے جو مہدی علیہ السلام کے ظہور سے پہلے واقع ہونگے۔ ذیل میں ہم ان میں سے چند علامات قرآن مجید و احادیث سے بیان کرتے ہیں۔

پہلی علامت وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ کہ آخری زمانہ میں جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بیکار کیجائینگی اور حدیث شریف میں مسیح موعودؑ کی علامات میں آتا ہے لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا (مسلم) پس اس حدیث اور آیت شریف میں اس بات کی خبر ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسی سواریاں نکل آئینگی کہ جو کام اونٹنیوں سے لیا جاتا تھا ان سے لیا جائیگا۔

دوسری علامت وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ۔ اور آخری زمانہ میں وحشیوں کو اکٹھا کیا جائیگا۔ ایک مراد تو اس سے یہ ہے۔ کہ وحشی جانوروں کو اکٹھا کیا جائیگا یعنی چڑیا گھر بنینگے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ وحشی آدمیوں کو اکٹھا کیا جائیگا اور ان کی تعلیم و تربیت ہوگی۔

تیسری علامت وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ۔ کہ آخری زمانہ میں دریاؤں کو پھاڑ دیا جائیگا۔ اور خشک کیا جائیگا یعنی بکثرت نہریں نکالی جائینگی۔

چوتھی علامت وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ۔ آخری زمانہ میں جانوں کو ملایا جائیگا یعنی ایسے اسباب مہیا ہوجائینگے کہ دور دراز کے رہنے والے آپسمیں ملاقات کرینگے اور انکے ایک دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے تعلقات پیدا ہو جائینگے۔

پانچویں علامت واذا السماء کشطت۔ کہ آخری زمانہ میں آسمان کی کھال اُتاری جائیگی مراد یہ ہے۔ کہ آسمان کے متعلق تحقیق و تفتیش کیجائیگی۔ اور علوم نجوم اور علم ہیئت وغیرہ کی خوب ترقی ہوگی۔ اور ان میں کمال پیدا کیا جائیگا۔

چھٹی علامت واذا الصحف نشرت۔ کہ آخری زمانے میں کتابیں کثرت سے پھیلائی جائیں گی۔

ساتویں علامت حدیث شریف میں آتا ہے تقوم الساعة والروم اکثر الناس رواہ احمد وابوداؤد جمع الغائه فی البدائه والنہایه اور حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴ میں آیا ہے کہ مہدی کے ظہور کے علامات سے ایک یہ بھی علامت ہے جو مسلم نے مستورد سے روایت کی ہے۔ کہ ساعت اسوقت برپا ہوگی جبکہ روم سب لوگوں سے اکثر ہونگے مراد روم سے نصاریٰ ہے کہ وہ قرب قیامت میں اکثر زمین کے حاکم ہونگے پھر لکھتے ہیں۔ "ومصداق این خبر از مدّت یک صد سال بلکہ زیادہ در عالم موجود و مشہود است" کہ اس پیشگوئی کا مصداق ایک سو سال یا اس سے بھی زیادہ سال سے ظاہر ہو چکا ہے۔ پھر رسالہ حشریہ میں شاہ رفیع الدین صاحب نے بھی لکھا ہے

"چوں جملہ علامات حاصل شوند و قوم نصاریٰ غلبہ کنند و بر ملکہائے بسیار متصرف شوند"

کہ جب تمام علامات ظاہر ہو جائینگی قوم نصاریٰ غلبہ کریگی اور بہت سے ممالک پر انکا تسلط ہوگا۔

آٹھویں علامت عن کعب قال یطلع من المشرق قبل خروج المہدی نجم له ذنب یضئ اخرجه نعیم۔ کہ مہدی کے خروج سے پہلے مشرق کی جانب ایک دمدار ستارہ طلوع کریگا جسکی دم روشن ہوگی۔ حجج الکرامہ میں اس حدیث کو بیان کرکے لکھا ہے:-

"بناءً علیٰ ھذا ایں طلوعات غالباً ورائے آں طلوع باشد کہ متصل بخروج مہدی علیہ السلام اتفاق افتد مجدد الف ثانیؒ در مکتوب شصت و ہفتم از مجلد ثانی بخواجہ شرف الدین حسین نوشتہ اند کہ در خبر آمدہ است در علامات حضرت مہدی کہ در جانب مشرق ستارہ طلوع کند کہ آنرا ذنب باشد" صفحہ ۲۵۲

پس دمدار ستارہ کو مجدد الف ثانی نے بھی ظہور مہدی کے علامات سے بیان فرمایا ہے اس ستارہ کا ظہور ۱۸۸۶ء میں ہوا۔ ملاحظہ ہو۔ آزاد جلد ۱۲ عدد ۴۹ مطبوعہ ۴ دسمبر ۱۸۹۶ء اور الحامی ۱۸۹۳ء جلد ۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم نومبر ۱۸۹۶ء اور اسی طرح الحامی جلد ۳ نمبر ۵ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۶ء اور اسی طرح دوسرے اخباروں میں اس کا نکلنا لکھا ہوا ہے۔

نویں علامت | ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض الحدیث کہ ہمارے مہدی کے سچا ہونے کے دو نشان ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں۔ کسی کی تصدیق دعویٰ کے لئے وہ دونو نشان ظاہر نہیں ہوئے ایک ان میں سے یہ ہے کہ چاند کو رمضان کے مہینے میں تیرھویں کو گرہن لگیگا اور سورج کو اٹھائیسویں تاریخ میں۔ اس حدیث سے واضح ہے کہ یہ دونو نشان بعد دعوئے مہدی کے ہونگے کیونکہ یہ نشان بطور گواہ کے ہیں۔ اور گواہ کی ضرورت، بعد تکذیب دعویٰ مدعی ہوتی ہے فرمایا کہ ہمارے مہدی کو لوگ جھٹلائینگے۔ تب ہم آسمان پر دو نشان جو بطور دو عادل گواہوں کے ہونگے اسکی صداقت دعویٰ پر قائم کرینگے۔ سو الحمد للہ کہ انہوں نے بھی اپنے موقع پر گواہی دیدی۔ ممالک مشرقیہ یعنی پنجاب ہندوستان وغیرہ میں تو یہ اجتماع کسوف و خسوف ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور امریکہ میں ۱۳۱۲ھ کو رمضان کے مہینہ میں واقع ہوا۔

دسویں علامت | دجّال کا نکلنا ہے۔ اور وہ ایک قوم ہے جس کا ذکر سورہ کہف کے اوّل اور آخری دس آیات میں ہے۔ اور اسکے فتنہ سے بچنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی اور آخری دس آیات پڑھتا رہیگا وہ فتنہ دجّال سے محفوظ رہیگا۔ ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کونسی قوم ہے۔

پھر دجّال کے قوم ہونے کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی آیت لخلق السمٰوات والارض اکبر من خلق الناس کی تفسیر میں امام بغوی نے ناس سے مراد دجّال ہی لی ہے۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۰۰) درحقیقت دجّال کا فتنہ اور یہ حدیث کہ آخری زمانہ میں نصاریٰ کی کثرت ہوگی اور قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کے متعلق وھم من کل حدب ینسلون ہر اونچی نیچی جگہ سے نکل کر تمام روئے زمین پر پھیل جائینگے۔ ضالین کی راہ سے دُور رہنے کی دعا سکھلانے سے ظاہر ہے کہ ان سب سے مراد ایک ہی قوم ہے۔

گیارھویں علامت | پھر ایک علامت دجّال کے گدھے کا ظہور ہے۔ جسکے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اسکے کانوں کے درمیان کا فاصلہ ستّر باع ہوگا۔ اور ہوا کی طرح تیز چلیگا اور چالیس دن میں وہ تمام دنیا کا چکر لگا لے گا۔ ان سب احادیث میں اشارہ ہے کہ مہدی و مسیح موعود کے زمانہ میں ایسی سواریاں ہونگی کہ جن میں یہ صفات موجود ہونگی۔ اور دوسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث میں صاف طور پر واضح کیا گیا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جو مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے۔ ایک ایسی سواری نکلیگی جو اونٹ کی طرح تبختر انہ چلیگی۔ پھر وہ صبح۔ شام۔ دوپہر ہر وقت چلیگی۔ اور اسکے چلنے پر لوگوں کو سوار ہونیکے لئے آوازیں دیجائینگی۔ اور جسکو وہ گھیرلیگی اسکو کھالیگی یعنی جو اس کی زد میں آجائیگا۔ اسکو ہلاک کردیگی یا جو اسکے اندر بیٹھ جائیگا وہ گویا کہ اسکے پیٹ میں داخل ہوگیا۔ پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ دجّال کا نکلنا ایسا ہوگا جیسے ایک زوردار بارش ہو اور اسکے پیچھے ہوا ہو۔ یہ تمام اوصاف ریلوے ٹرین میں پائی جاتی ہیں۔ یہی تاویل حق ہے۔ اور جو مخالفین سمجھے ہیں اس کا نقشہ اگر جمایا جائے تو خواہ مخواہ غیر مذاہب کو ہنسی کا موقعہ دیا جاتا ہے ؂

بارھویں علامت پھر مسیح موعود اور مہدی کے آنیکے لئے ضروری تھا۔ کہ اسوقت بمطابق پیشگوئی آنحضرت صلعم اُمّت محمدیہ یہود کی طرح ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہوجائے۔ جیسے فرمایا ان بنی اسرائیل تفرقت علٰی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علےٰ ثلث وسبعین ملّۃ کلھا فی النار الا ملۃ واحدۃ (ترمذی) فرمایا کہ بنی اسرائیل کے تو ۷۲ فرقے ہوئے لیکن میری اُمّت کے ۷۳ فرقے ہونگے سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام ناری ہونگے۔ اور یہ ۷۲ فرقے بھی پورے ہو چکے ہیں جیسے حجج الکرامہ میں اس حدیث کو لاکر لکھا ہے:۔

"پس حقیقت در ینوقت منحصر در ایشاں است و مقلدین ائمہ اربعہ و ظاہریہ و اہلحدیث ہمہ از ایشاں اند" صد ۳۸۲

کہ حقیقت میں وہ فرقے پورے ہوچکے ہیں اور حنفی شافعی مالکی حنبلی اور اہلحدیث وغیرہ سب انہیں میں سے ہیں۔

تیرھویں علامت مسیح موعودؑ کے آنیکے لئے ضروری تھا کہ مسلمانوں کی حالت یہود و نصاریٰ کی مانند ہوجاتی جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لتتبعن سنن من قبلکم الحدیث کہ میری اُمّت بھی یہود کے قدم بقدم چلیگی۔ معلوم ہوا کہ مسیح موعود کا انکار کریگی جیسے کہ یہود نے مسیح ناصری کا انکار کیا تھا۔ چنانچہ حجج الکرامہ میں یہ حدیث بیان کرکے لکھا ہے:۔

"وامروز مصداق اتم ایں خبر در اسلامیاں موجود و مشہود است"

کہ اس حدیث کا مصداق اتم مسلمانوں میں موجود و مشہود ہے کہ وہ یہود و نصاریٰ بن چکے ہیں۔ حالی نے بھی اپنی مسدّس میں لکھا ہے:۔

نبوّت نہ گر ختم ہوتی عرب پر تو مبعوث ہم پر بھی ہوتا پیمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توہے جیسے مذکور قرآں کے اندر ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
یونہی جو کتاب اس پیمبر پہ آتی وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

پس جب مسلمانوں کی یہ حالت ہوگئی تھی۔ تو ضروری تھا۔ کہ خدا ان کی اصلاح کیلئے مسیح موعودؑ کو مبعوث کرتا۔

چودھویں علامت ۔مہدی معہودؑ کی لوگ تکذیب کرینگے اور اسپر علماء کفر کا فتویٰ لگائینگے چنانچہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ میں لکھا ہے:۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ براحیاءِ سُنّت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملّت است و بمخالف برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وی کنند"

کہ جب مہدی علیہ السلام احیاءِ سُنّت کرینگے اور بدعت کو دُور کرینگے تو اسوقت کے علماء جو تقلید فقہاء اور اقتداء مشائخ اور آباء کے عادی ہونگے۔ کہینگے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کررہا ہے اور اسکی مخالفت پر کمربستہ اُٹھ کھڑے ہونگے اور اپنی عادت کے مطابق اسکے کافر اور گمراہ ہونیکا فتویٰ دینگے۔

پھر مکتوبات احمدیہ جلد ۲ مکتوب ۵۵ میں مجدد الف ثانیؒ نے لکھا ہے:۔

"نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات اور اعلیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و ماخذ انکار نمائند و مخالف کتاب و سُنّت دانند"

نزدیک ہے کہ علماء ظواہر حضرت عیسیٰؑ کے اجتہادی مسائل کو بوجہ باریک اور دقیق ماخذ ہونے کے انکار کرینگے۔ اور مخالف کتاب و سُنّت کہینگے۔

غرضیکہ وہ تمام علامات جو ظہور مہدی و مسیح موعودؑ کے لئے مقرر تھیں پوری ہو چکی ہیں۔ جیسے حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۸ میں ہے:۔

"و ازاں معلوم میشود کہ جملہ اشراط صغریٰ در عالم واقع شدہ و میان بنی آدم رواج ارد بلانکیر تامیروند شیوعی و کثرتی دراں بہم میرسد تا آنکہ مہدی برآید"

تاریخ ظہور مہدی و مسیح موعودؑ پہلے علماء نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنیکی تاریخ ظہور کو بھی معین کیا ہے۔ ذیل میں چند مقامات حجج الکرامہ سے درج کیے جاتے ہیں:۔

"حاصل ایں قول آنست کہ مدّت دنیا ہفت ہزار سال است و بعثت آنحضرتؐ مثلاً در اول مائۃ سادس از الف سادس شدہ پس باقی از زمان آنحضرتؐ تا قیامت ساعت یکہزار و پانصد سال باشد منجملہ آں قریب بسیزدہ صد سال تام و گذشتہ و باقی از پانصد دو صد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال است و دراں ایں ہمہ اشراط کبریٰ بظہور رسد و مقدمہ ایں اشراط ظہور مہدی است پس تواں گفت کہ دریں دہ سال از زمانہ ثالث عشر باقی است ظہور کند یا بر سر صد چہار دہم

اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ مہدیؑ کا ظہور تیرھویں صدی کے آخر میں یا چودھویں صدی کے ابتداء میں ہونا ضروری تھا۔ پھر اسی طرح صفحہ ۵۲ میں لکھا ہے:۔

"و بہر تقدیر ظہور مہدی بر سر صد احتمال قوی ظاہر دارد"

بہرحال احتمال ظہور مہدی چودھویں صدی کے سر پر آنیکا قوی ہے۔ پھر صفحہ ۱۳۹ میں انکے آنے کی امید دلاتی ہے لکھتے ہیں:۔

"بر سر مائہ چہاردہم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است اگر ظہور مہدیؑ و نزول عیسیٰؑ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند"

کہ چودھویں صدی جسکے آنے میں ابھی کامل دس سال باقی ہیں اگر مہدی اور مسیح موعودؑ کا نزول ہو گیا تو وہی مجدد اور مجتہد ہونگے۔ پھر صفحہ ۳۹۴ میں لکھا ہے:۔

"بعض از مشائخ و اہل علم گفتہ کہ خروج او بعد دوازدہ صد سال از ہجرت شود و نہ از سیزدہ صد سال تجاوز نکند"

بعض مشائخ اور اہل علم نے کہا ہے۔ کہ خروج مہدی اور مسیح موعودؑ بارہ سو سال کے بعد ہوگا اور تیرہ سو سال سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ پھر صفحہ ۳۹۵ پر لکھا ہے:۔

"ازیں قرن کہ در شمار جمل از سنین ہجرت وی صلعم سیزدہم است نود سال گذشتہ و مہدی در عالم ظاہر نشدہ بخاطر میرسد کہ شاید بر سر صد چہاردہم ظہور وی اتفاق افتد"

تیرھویں صدی کے آخر میں اس کا ظہور نہیں ہوا تو جان لینا چاہیئے۔ کہ چودھویں صدی کے سر پر اس کا ظہور ہوگا۔ پھر کواکب دریہ صفحہ ۱۵۵ میں حکیم سید محمد حسن صاحب مرحوم لکھتے ہیں:۔

"کہ مہدی کے ماں کے پیٹ میں آنیکی شب میرے حساب سے ہے۔ جو غَسَق کے عدد تیرہ سو شمسی کرتا ہوں۔ پس انکی تشریف آوری ۲۱ سال بعد یعنی سنہ ۱۳۲۱ھ میں ہونیوالی ہے"

مذکورہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ علماء اور مشائخ اس بات پر متفق تھے کہ ظہور مہدی و مسیح چودھویں صدی کے سر پر ضرور ہوگا۔ اور دجال کا ظہور بھی اسی وقت ہوگا۔ جیسے حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵ میں لکھا ہے

"پس قول سیوطی کہ دجال بر سر مائہ خارج گردد معنی وی آنست کہ مائہ ظہور مہدی و نزول عیسیٰ و خروج دجال واحد است"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام سیوطی کے قول کہ "دجّال صدی کے سر پر خروج کریگا" کا مطلب یہ ہے کہ ظہور مہدی و مسیح اور خروج دجّال کا وقت ایک ہے۔ مجدد الف ثانی کے مکتوبات جلد دوئم میں بھی لکھا ہے کہ مہدی کا ظہور صدی کے سر پر ہوگا۔

پس جب اس کا ظہور عین علماء سلف کی توقع کے مطابق چودھویں صدی کے سر پر ہوا تو مطابق آیت وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہٖ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔ اسوقت کے علماء نے کفر کا فتویٰ لگایا اور اسکے منکر ہو گئے۔

جنم ساکھی میں پیشگوئی اور اسکے آنے کا مقام

جنم ساکھی بھائی بالا والی کے صفحہ ۲۵۰ میں لکھا ہے:۔

"پھر مردانے کہیا گورو بھگت کبیر جیسا بھی کوئی بھگت ہوسی تاں گورو نانک کہیا کہ مردانیاں جٹیٹہ (زمیندار) ہوسی۔ پراساں پچھے سو سال تھیں بعد ہوسی اِک نرنکار دی آس رکھسی تا مردانے کہیا کیہڑے ملک وچ ہوسی تاں گورو جی نے کہیا مردانیاں وٹالے دے پرگنے وچ ہوسی۔

کہ ایک دفعہ باوا نانک علیہ الرحمۃ اور بھائی مردانہ ہندوستان کی سیر کر رہے تھے کہ بھائی مردانہ نے باوا صاحب سے پوچھا کیا بھگت کبیر سے بھی کوئی بڑا بھگت آئیگا۔ تو آپنے جواب دیا کہ ایک بھگت آئیگا۔ لیکن بھگتوں کے درمیان ایسی نسبت نہیں پوچھنی چاہیئے کہ وہ چھوٹا ہوگا یا بڑا۔ اسکے اصرار پر آپنے فرمایا۔ کہ وہ بھگت کبیر سے بھی بڑا ہوگا۔ عرض کیا کہاں ہوگا۔ تو آپنے فرمایا پرگنہ (تحصیل) بٹالہ میں ہوگا۔ تو دیکھو یہ بھی کیسے صاف طور پر پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی کیونکہ قادیان مولد مہدی و مسیح موعودؑ بٹالہ سے گیارہ میل بطرف مشرق۔ اسی تحصیل میں ہے۔ اور آپ زمیندار ہیں۔

گرنتھ صاحب میں پیشگوئی

پھر گرنتھ صاحب میں ہے:۔

"پنرا اشسر کا کا سیسا۔ شری اس کیت جگت کے عیشی۔ یہو پن برشٹ گن تے بھئی رسب ہن آن رہائی دی دھنیو دھن لوگن کے راجا۔ دشٹن وہ غریب نواجا"

تمام جہان کا مامور عیسیٰ نام جو الباطل کا سر غیبی تلوار سے کاٹ دیگا۔

احادیث میں مسیح موعود اور مہدی کے مقام نزول کے متعلق لکھا ہے:۔ کہ مسیح موعودؑ دمشق سے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ اور قادیان تخمیناً تیسویں درجہ پر دمشق سے مشرق کی جانب واقع ہے۔ اور شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار میں لکھا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد. قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی میں ظاہر ہوگا جسکو لوگ کدہ کہیں گے۔ لفظ کدہ بتا رہا ہے کہ اس کا نزول قادیان میں ہوگا۔ اور ناموں میں ایسی تصحیف ہو ہی جاتی ہے مثلاً تبت کا اصل توبل۔ تارہ کا تاتار بن گیا۔ اسی طرح ایلام کا ایران ہوگیا وغیرہ۔

آنیوالے کا نام کیا بتایا گیا تھا ہندوؤں کی کتابوں میں باوجود ایک بہت بڑا لمبا عرصہ گذرنیکے کلکی پوران کا نام محفوظ چلا آتا ہے۔

شری دیاس بھگوان اچت سنسکرت پوران سے ہردیال شرما نے ترجمہ کیا ہے:-

"کلکی بھگوان ان میں اور باغیچوں کو جو شہروں کے قریب تھے۔ دیکھکر دل میں بہت خوش ہوئے۔ احمد نے عزت اور محبت سے کہا اے طوطے اس جگہ ہم اشنان کرینگے۔ طوطے نے پربھو سے اس مطلب کو سمجھکر عاجزی کے ساتھ عرض کیا کہ میں پدما کے محل میں جانیکی اجازت چاہتا ہوں۔ اور اس نے پدماوتی کے پاس آکر کلکی بھگوان کا پیام کہا۔ یعنی وہاں آنیکی مبارک خبر دی۔ (کلکی پوران اردو ترجمہ صفحہ ۴۸)

۲- قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مثیل کے آنیکی خوشخبری دیتے ہوئے۔ اس کا نام احمد بتایا ہے۔

۳- ولی نعمت اللہ علیہ الرحمۃ نے اپنے قصیدہ میں مسیح موعود و مہدیٔ معہودؑ کا نام احمد بتایا ہے۔ فرماتے ہیں:-

ا-ح-م-د- مے خوانم نام آں نامدارے بینم

۴- پھر اسی طرح نعیم نے حذیفہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مہدی کا رنگ رنگ عربی کا ہوگا اور جسم اسرائیلی کا یعنی وہ اسرائیلی اور اسماعیلی شان کا جامع ہوگا۔ اور یہ اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ اس کا نام احمد بھی ہوگا اور عیسیٰؑ بھی۔ چنانچہ انجیل میں اس کا نام عیسیٰ آیا ہے جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ وہ روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا۔

۵- اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۶ میں ہے۔ فانہ المھدی و اسمہ احمد کہ وہ مہدی ہے اور اس کا نام احمد ہے۔

۶- ابوداؤد میں ہے یسمٰی باسم نبیکم کہ مہدی کا نام بھی آنحضرت صلعم کا نام ہوگا۔